بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 45

۳ تا ۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ 26 تا 31 دسمبر 2014ء

شمارہ: 49

سانحہ پشاور

بدترین، انسانیت سوز دہشت گردی!

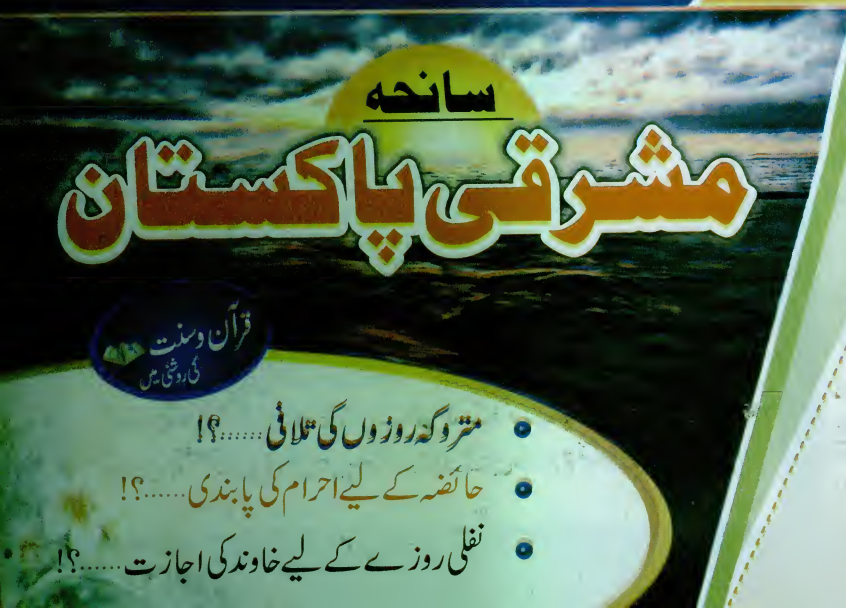

سانحہ مشرقی پاکستان

قرآن وسنت کی روشنی میں

- متروکہ روزوں کی قضائی.....؟!
- حائضہ کے لیے احرام کی پابندی.....؟!
- نفلی روزے کے لیے خاوند کی اجازت.....؟!

کرسمس

حقائق اور تاریخ کے آئینے میں!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد رحمہ اللہ

صبر واستقامت

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ﴾ (الأحقاف: 35)

''پس (اے محمد! ﷺ) صبر کیجیے جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا۔ اور ان (اپنی قوم) کے لیے (عذاب طلب کرنے) میں جلدی نہ کیجیے۔''

﴿لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ (آل عمران)

''یقیناً تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں سے تمہاری آزمائش کی جائے گی اور یہ بھی حتمی بات ہے کہ تمہیں یہودیوں اور مشرکوں کی بہت سی دکھ دینے والی باتیں سننا پڑیں گی اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یہ معاملات کو پختگی سے انجام دینے کا طریقہ ہے۔''

قرآن مجید ہر ہر مرحلہ پر انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے' خالقِ انسان کی کتاب ہونے کی وجہ سے یہ انسان کی نفسیات سے بھی بخوبی واقف ہے اس لیے کس موڑ پر انسان کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟ اس کی رہنمائی ہمیں قرآن مجید سے ہی ملتی ہے۔ انہی رہنما اصولوں میں سے ایک مشکل ترین حالات میں صبر کا دامن تھامے رکھنا اور استقامت سے حق کی راہ پر قائم رہنا ہے۔ اسی اصول کو حضرات انبیاء علیہم السلام نے اپنایا اور اپنے مقاصد میں کامیابیاں سمیٹیں:

﴿أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (القصص)

''یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے عوض دوہرا اجر دیئے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کے خاتمہ کی کوشش کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

یعنی وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد مصائب و مشکلات کو صبر سے برداشت کرتے ہیں اور ثابت قدمی سے راہ حق پر ڈٹے رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو پھر اللہ کی معیت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اللہ کی معیت سے بڑھ کر سرفرازی کیا ہو سکتی ہے!

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے تقویت حاصل کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔''

ایسے ہی لوگوں کے لیے قرآن نے خوشخبری سنائی ہے کہ:

﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ﴾ (الحج)

''اور ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیجیے جن کے دل اللہ کے ذکر کیے جانے پر کانپ جاتے ہیں، اور ان پر جو مصیبتیں پڑتی ہیں اس پر صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی رحمہ اللہ

موت کو موت

[إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ.] (متفق عليه)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنت والے جنت کی طرف اور آگ والے آگ کی طرف چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا حتی کہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ منادی کرنے والا آواز لگائے گا اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے آگ والو! اب موت نہیں ہے۔ یہ آواز سن کر جنت والوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا اور آگ والے اور زیادہ غم میں ڈوب جائیں گے۔'' (بخاری و مسلم)

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار یا اس سے فرار ممکن ہی نہیں' لیکن ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب موت کو بھی موت آ جائے گی۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم والے آگ کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ یعنی تمام مخلوق کے اعمال کا حساب مکمل ہو کر ہر کوئی اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائے گا تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' حتی کہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان ایسی جگہ پر لایا جائے گا جہاں سے جنت اور جہنم والوں کو بآسانی آواز پہنچے گی۔ وہاں پر اس موت کو جسے مینڈھے کی شکل دی گئی ہے ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ''اے جنت والو! اب موت نہیں آئے گی' اے آگ والو! اب تمہیں بھی موت نہیں آئے گی۔'' اس لیے کہ موت کو ہمیشہ کے لیے موت کی نیند سلا دیا گیا ہے۔ یہ اعلان سن کر جنت والے خوش ہوں گے کہ اب ہمیشہ کے لیے آرام ہے اور جنت میں اکتاہٹ کا احساس بھی نہیں ہوگا' جنت کی نعمتیں دل لبھانے والی ہوں گی۔ جبکہ آگ والے یہ آواز سن کر پریشان ہوں گے کہ وہاں سے نکلنے کی تمام امیدیں ٹوٹ چکی ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عذاب ہوگا' نہ اس عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ ہی عذاب کا سلسلہ منقطع ہوگا' وہ غموں میں ڈوب جائیں گے۔

عذاب جہنم بہت سخت عذاب ہے اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ یہ عذاب اللہ کی طرف سے زیادتی نہیں بلکہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ مشقت میں نہیں ڈالتا۔ جب موت کا وجود ہی ختم ہو جائے گا تو غم اور عذاب سے نجات کیسے ہوگی؟ نجات کا راستہ کھلا ہے مگر اکثر لوگ اس راہ پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بقول شاعر ؎

اب تو گھبرا کے کہتے ہیں کہ مر جائیں گے — مر کے بھی چین نہ آیا تو کدھر جائیں گے

سقوط ڈھاکہ کے اسباب

سقوطِ بغداد اور سقوطِ غرناطہ کے بعد سقوطِ ڈھاکہ تاریخ اسلام کا وہ المناک اور غمناک باب ہے جس کی کسک ملت اسلامیہ ہمیشہ اپنے دل میں محسوس کرتی رہے گی۔ حقیقی بات یہ ہے کہ جب بھی 16 دسمبر کا دن آتا ہے ہر محب وطن پاکستانی اس کے تصور سے نہ صرف غمزدہ ہو جاتا ہے اور بہت سے زخم تازہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس سانحہ کی درد انگیزی اور فکر انگیزی دوچند ہو جاتی ہے۔ باخبر لوگ جانتے ہیں کہ 16 دسمبر 1971ء کو سانحہ مشرقی پاکستان پیش آیا جو دشمنوں کی سازشوں' اپنوں کی حماقتوں' لیڈروں کی ہوسِ اقتدار اور بھارت کی فوجی جارحیت کی وجہ سے رونما ہوا اور ہمارا مشرقی پاکستان ہم سے کٹ کر رہ گیا۔

اس موقعہ پر تجزیہ نگاروں نے اس سانحہ کے اسباب پر تفصیل سے لکھا تھا' انہیں اختصار کے ساتھ یوں بیان کیا جاتا ہے:

اولاً: ایک تو مارشل لاء کی حکومت نے ملک کو اندر سے کھوکھلا کر رکھا تھا اور اسے عوام کی کوئی تائید وحمایت حاصل نہ تھی اور ظاہر بات ہے کہ جس کو عوام کی تائید وحمایت حاصل نہ ہو ایسی غیر نمائندہ حکومت کبھی بھی غیر ملکی جارحیت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

ثانیاً: کبھی بھی فوجی حکمران ملک کی حفاظت اور دفاع اس انداز سے نہیں کر سکتا جس انداز سے سویلین حکومت کر سکتی ہے کیونکہ ایک فوجی حکمران ہونے کی وجہ سے اس کی توجہ دو محاذوں پر بٹ جاتی ہے۔ ایک ملک کے نظم ونسق کے چلانے پر اور دوسرا ملکی سرحدوں کے دفاع پر۔ یہ واضح ہے کہ دفاع بذات خود یکسوئی کا متقاضی ہے اور جب تک اس پر پوری توجہ مرکوز نہ کی جائے اس اہم فریضہ سے عہدہ برآ نہیں ہوا جا سکتا۔

ثالثاً: فوجی اور جنگی حکمت عملی میں مسلسل تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اور وہی جرنیل اپنی فوجوں کی بہتر طریقے سے کمان کر سکتے ہیں اور انہیں پوری مہارت سے لڑا سکتے ہیں جن کی سوچ ہمہ وقت جنگی چالوں اور ان کی بہتری میں لگی رہے۔ جو لوگ حکومت میں آجاتے ہیں وہ فنی اور تکنیکی طور پر فنون حرب سے اس طرح وابستہ نہیں رہ سکتے اور نہ ہی نئی حکمت عملیوں سے آشنا ہو سکتے ہیں جو پیشہ وارانہ مشغولیتوں میں شریک ہو کر رہتے ہیں۔

رابعاً: عوام کی رائے کا احترام نہ کرتے ہوئے جبر وتشدد سے ان کے منتخب کردہ نمائندوں اور اقتدار سے محروم رکھنے کی کوشش کی گئی اور جو حکومت بنانے کا حق رکھتے ہیں انہیں جوڑ توڑ اور سازشوں کے ذریعے سے اس سے محروم رکھا گیا۔

خامساً: اس دور کے حکمرانوں کی عیاشیاں' بدمعاشیاں اور ہوس اقتدار نے یہ روز سیاہ دکھایا۔ حکمرانوں کے حاشیہ برداروں نے انہیں حقائق سے بے خبر رکھتے ہوئے لذتوں میں سرمست رکھا اور انہیں اس بات کا احساس ہی نہ ہوا کہ ملک ٹوٹ جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مشرقی پاکستان کا مسئلہ مذاکرات سے حل ہو سکتا تھا مگر مسٹر بھٹو نے یو این او میں پولینڈ کی سیز فائر قرارداد پھاڑ ڈالی جس کی وجہ سے بھارتی فوج اور مکتی باہنی کو ڈھاکہ پہنچنے میں آسانی ہو گئی۔ جبکہ مشرقی پاکستان کے پاس لڑاکا طیارے' طیارہ شکن توپیں' ٹینک اور ہیلی کاپٹر نہ ہونے کے باوجود مشرقی سرحد پر پاک فوج تنہا کھڑی تھی۔

جس وقت مشرقی پاکستان میں فوج اور محب وطن اتحاد پاکستان کے لیے کوشاں تھے تو اس وقت اس امر کا بڑا شہرہ تھا کہ امریکی ساتواں بحری بیڑا پاکستان کی مدد کے لیے آرہا ہے۔ وہ نہ آیا اور نہ ہی اسے آنا تھا۔ یہ محض طفل تسلی تھی' کیونکہ امریکہ کو مشرقی پاکستان سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ مغربی پاکستان کے ساتھ اس کے مفادات وابستہ تھے۔ مارچ 2000ء میں امریکی صدر بل کلنٹن کے دورۂ پاکستان سے قبل بھی امریکی وزیر خارجہ اور دیگر امریکی سفارتکاروں نے انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کیا کہ امریکہ پاکستان توڑنے میں ملوث تھا۔ 1970/71ء میں امریکی سفارتکاروں کی جانب سے اپنے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجے گئے خفیہ خطوط سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ امریکہ مشرقی پاکستان کے سانحہ میں ملوث تھا جبکہ اس وقت پاکستان' چین اور امریکہ کے تعلقات بہتر بنانے میں پل کا کردار ادا کر رہا تھا۔ افسوس کی بات ہے کہ آج بھی ہم نے امریکہ سے بہت سی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں' یہ بات

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
متعدی بیماریاں.....(خطبۂ حرم)	6
فضائل مصطفیٰ ﷺ	9
سانحہ پشاور.....سقوط ڈھاکہ کے دن کیوں؟	12
کرسمس کی حقیقت	14
برصغیر پاک وہند میں اہل حدیث کی تاریخ	18
نیک وبداعمال پر جزا	22
طب وصحت	24
اخبار الجماعہ	25

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث"
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "دلکشر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہم کو ان سے ہے وفا کی امید ..... جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

بالکل سچ ہے کہ

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بنگلا دیش میں بھارت پرست وزیر اعظم حسینہ واجد نے اسلامی نظریات کے حامل' متحدہ پاکستان کے حامی افراد اور جماعتوں کے خلاف انتقامی کاروائیوں کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری کر رکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے ہمارا ازلی دشمن بھارت ہے۔ حالانکہ 9 اپریل 1974ء کو نئی دہلی میں پاکستان' بنگلہ دیش اور بھارت یہ معاہدہ طے پایا تھا کہ 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے حوالے سے کسی شخص پر جنگی جرائم کا مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

اگر بین الاقوامی معاہدوں کا یہی حشر ہوتا رہا تو پھر ایسے معاہدوں سے ملکوں کا اعتماد اُٹھ جائے گا۔ آخر میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ سقوط ڈھاکہ' جتنا بڑا سانحہ ہے اس سے ہم نے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

پشاور میں انسانیت سوز دہشت گردی

16 دسمبر منگل کے روز آرمی پبلک سکول اینڈ کالج پشاور چھاؤنی میں علی الصبح سفاک دہشت گردوں نے ملکی تاریخ کی ہولناک' المناک اور انسانیت سوز دہشت گردی کا ارتکاب کیا جس کے نتیجہ میں 132 بچوں سمیت 141 افراد شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سانحہ پر سکول میں قیامت صغریٰ کا سماں تھا اور اس غمناک خبر نے پورے ملک کو غمزدہ کر دیا اور ملک بھر میں تین روز سوگ کا اعلان کر دیا گیا۔

اس واقعہ کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ''ملکی تاریخ کا یہ بدترین واقعہ ہے۔'' دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک کی حفاظت فرمائے اور اس کے دشمنوں کو تباہ و برباد کرے۔ شہداء کو جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے اور پسماندگان کو اس عظیم صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

سانحہ پشاور سقوط ڈھاکہ کے روز دشمن نے ہمیں ایک بار پھر للکارا ہے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر

ہمیں ہر قسم کے سیاسی و مذہبی اختلافات بھلا کر ملک دشمن عناصر کے مقابلے میں متحد ہونا ہو گا۔ قوم اس وقت حالت جنگ میں ہے' عمران کو اپنی احتجاجی تحریک ختم کر دینی چاہیے۔ حافظ ڈاکٹر عبدالکریم

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم ایم این اے نے اپنے مشترکہ بیان میں پشاور سکول میں ہونے والے اندوہناک اور دلخراش سانحہ کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اپنے مشترکہ بیان میں ان کا کہنا تھا کہ سقوط ڈھاکہ کے روز دشمن نے ہمیں ایک بار پھر للکارا ہے۔ ملکی تاریخ کا یہ بدترین واقعہ ہے۔ معصوم بچوں کو ذبح کرنے والے درندے کسی معافی کے مستحق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم اس واقعہ سے غم زدہ ہے اس موقع پر ہمیں ہر قسم کے سیاسی و مذہبی اختلافات بھلا کر ملک دشمن عناصر کے مقابلے میں متحد ہونا ہو گا۔ خصوصاً عمران خاں کو اپنی احتجاجی تحریک ختم کر دینی چاہیے۔ قوم اس وقت حالت جنگ میں ہے۔ ہم غم زدہ خاندانوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ وزیر اعظم کی طرف سے قومی جماعتوں کا مشاورتی اجلاس خوش آئند ہے۔ قومی قیادت کو مل کر ملکی سلامتی اور اسکے تحفظ کے لیے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔

تعزیتی اجلاس اور اظہار یکجہتی

دارالسلام ریاض میں پشاور حملے کے خلاف مرکزی جمعیت اہل حدیث ریاض کے زیر اہتمام ایک تعزیتی اجلاس

اجلاس میں دہشت گردی کے اس واقعے کو پاکستان کی تاریخ کا بدترین سانحہ قرار دیا گیا۔ مولانا عبدالمالک مجاہد نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا: آج ہمارے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ ظالموں نے سولہ دسمبر کا دن اس بہیمانہ کاروائی کے لیے خاص کر کے ہر پاکستانی کے زخموں پر نمک پاشی کی کوشش کی ہے۔ وہ مائیں جنہوں نے اپنے معصوم بچوں کو صبح سویرے سکول جانے کے لیے تیار کیا' جب چند گھنٹوں بعد انہیں اپنے پیاروں کی موت کی خبر ملی ہو گی تو ان کے دل و دماغ پر کیا گزری ہو گی؟ اس قسم کی کاروائیاں کرنے والے نہ مسلمان ہیں نہ انسان، معصوم بچوں کا قتل عام کہاں کا اسلام اور کہاں کا جہاد ہے؟ شرکائے اجلاس کا اس امر پر اتفاق تھا کہ اس موقعے پر پوری پاکستانی قوم کو آپس کے اختلافات بھلا کر متحد اور منظم ہو کر ان وحشی درندوں کا مقابلہ کرنا چاہیے جو کسی بھی قانون اور اصول کو نہیں مانتے۔

اجلاس میں افواج پاکستان کے ساتھ مکمل یک جہتی کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ اس وقت پوری پاکستانی قوم اپنی بہادر اور شیر دل افواج کے پیچھے کھڑی ہے۔ وہ ان کے لیے دعا گو بھی ہیں اور ہر قسم کے تعاون کے لیے بھی تیار ہیں۔ اجلاس میں عمران خان کی طرف سے احتجاج کی کال ملتوی کرنے کے فیصلے کو بھی ایک درست قدم قرار دیا گیا۔ اجلاس سے قاری محمد اقبال، پروفیسر محمد ذوالفقار اور محمد عارف بھٹی صاحب نے بھی خطاب کیا۔

اجلاس میں شہید ہونے والے بچوں اور بڑوں کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور ان کے لواحقین کے لیے صبر و استقامت کی دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو وطن عزیز میں امن و امان کا ذریعہ بنا دے اور پوری پاکستانی قوم متفق اور متحد ہو کر ان دہشت گردوں کو ناکام بنانے کے لیے کمر بستہ ہو جائے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

متروکہ روزوں کی تلافی

سوال میں رمضان المبارک میں اپنے نومولود بچے کو دودھ پلاتی تھی' اس لیے روزے نہ رکھ سکی' کیا اب میرے ذمے ان روزوں کی قضا ہے؟ یا فدیہ یا دونوں سے ان متروکہ روزوں کی تلافی ہو سکے گی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں میری رہنمائی کریں۔

جواب رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں' انہیں بلا عذر ترک کرنا جائز نہیں۔ دودھ پلانے والی خواتین کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی شرعی عذر کے بغیر رمضان کے روزے چھوڑ دیں۔ اگر بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے انہیں جسمانی طور پر نقصان کا اندیشہ ہو یا بچے کے لیے کمزوری یا نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو ایسی عورتیں مریض کے حکم میں ہیں انہیں رمضان کے بعد اپنے متروکہ روزوں کی صرف قضاء دینا ہوگی' فدیہ دینا ضروری نہیں۔ قرآن کریم میں ہے: ''جو شخص تم میں سے بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرے۔'' (البقرہ: ۱۸۴)

جو اہل علم قضاء کے ساتھ فدیہ بھی لازم کرتے ہیں' ان کا موقف محل نظر ہے کیونکہ وجوب فدیہ کی کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہیں اور یہ اصول ہے کہ جب تک کسی چیز کے واجب ہونے کی دلیل نہ ہو اس وقت تک انسان بری الذمہ ہے۔ دلائل کے اعتبار سے یہی موقف قوی تر ہے کہ ایسی خواتین صرف قضاء دینے سے اپنے متروکہ روزوں کی تلافی کر سکیں گی' فدیہ وغیرہ کی پابندی سے وہ بری ہیں۔ حدیث میں بھی اس کے متعلق واضح اشارہ ہے' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف صلوٰۃ ساقط کر دی ہے اور مسافر' دودھ پلانے والی اور حاملہ خاتون سے روزہ بھی ساقط کر دیا ہے۔'' (ابوداود' الصیام: ۲۴۰۷)

اس حدیث میں دودھ پلانے والی خاتون کو مسافر کے ساتھ ملایا گیا ہے' جیسا کہ مسافر کے ذمے متروکہ روزوں کی قضاء ہے اسی طرح دودھ پلانے والی خاتون کو بھی رمضان میں چھوٹ جانے والے روزوں کی صرف قضا دینا ہوگی۔ اس حدیث سے بعض اہل علم نے یہ مسئلہ بھی کشید کیا ہے کہ دودھ پلانے والی خاتون کو روزہ معاف ہے' آئندہ قضاء دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے' یہ بات بھی غلط ہے' کیونکہ اس کے ساتھ مسافر کا حکم بھی بیان ہوا ہے۔ جبکہ مسافر کے لیے قرآن کریم کا حکم ہے کہ وہ بعد میں اپنے قضاء شدہ روزوں کی گنتی پوری کرے گا۔ بہر حال اگر دودھ پلانے سے اس کی اپنی صحت یا بچے کی صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی خاتون روزہ ترک کر دے اور جتنے روزے چھوٹ جائیں ان کی بعد میں قضاء دے دے۔ واللہ اعلم!

نفلی روزے کے لیے خاوند کی اجازت

سوال میری بیوی کو نفلی روزے رکھنے کی عادت ہے' وہ اکثر سوموار' جمعرات اور ایام بیض کے روزے رکھتی ہے' کیا یہ حق ہے کہ میں اسے بکثرت نفلی روزے رکھنے سے منع کروں؟ اگر میں اسے اس اقدام سے باز رکھوں تو مجھے گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب میاں بیوی کے تعلقات بہت نزاکت کے حامل ہیں' شریعت نے ان تعلقات میں معمولی رخنہ آنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ اسی لیے عورت کو پابند کیا ہے کہ وہ نفلی روزے کے لیے اپنے شوہر کی اجازت حاصل کرے کیونکہ شوہر کو اس سے فائدہ اٹھانے کی کسی وقت بھی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے۔'' (صحیح بخاری' النکاح: ۵۱۹۵)

ایک روایت میں ہے کہ کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ (بخاری' النکاح: ۵۱۹۲)

امام بخاریؒ نے ان احادیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''عورت کا خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھنا۔'' (بخاری' النکاح' باب نمبر ۸۵)

البتہ رمضان کے روزے رکھنے کے لیے اجازت کی چنداں ضرورت نہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی صراحت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت کو روا نہیں کہ اس کا شوہر موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے الا یہ کہ رمضان کے روزے ہوں۔'' (ابوداود' الصیام: ۲۴۵۸)

روزے کی حالت میں زوجین کے مابین تعلقات زن وشو قائم نہیں ہو سکتے' علاوہ ازیں بھوک پیاس کی وجہ سے طبیعت میں گرانی سی بھی آجاتی ہے اور عین فطری بات ہے کہ عام طور پر شوہر ایسی کیفیت گوارا نہیں کرتے اور اس کے نتائج نامناسب بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لیے شریعت نے یہ ضابطہ بنایا ہے کہ شوہر کی موجودگی میں بیوی کو چاہیے کہ وہ نفلی روزہ رکھنے کے لیے اپنے شوہر سے اجازت لے' ایسے حالات میں شوہر اپنی بیوی کا روزہ توڑ بھی سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تھی کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو وہ تڑوا دیتا ہے۔ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! اس بیوی کی حالت یہ ہے کہ روزے ہی رکھے جاتی ہے اور میں جوان آدمی ہوں

مہر نہیں کرسکتا تو آپ ﷺ نے یہ ضابطہ بیان فرمایا: ''کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔'' (ابوداود' الصیام: ۲۳۵۹)

ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیوی کو شوہر کی تسکین کے لیے انتہائی حساس اور ذمہ دار ہونا چاہیے۔ صورت مسئولہ میں اگر شوہر ضرورت محسوس کرے تو اپنی بیوی کو نفلی روزہ رکھنے سے منع کرسکتا ہے اور ایسا کرنے سے ان شاء اللہ اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم!

عمرہ کے لیے طواف کعبہ کی حیثیت

سوال میں اپنے بیوی بچوں سمیت سعودیہ میں رہتا ہوں' ہم دونوں میاں بیوی عمرہ کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے' راستہ میں میری بیوی کو ایام آگئے' میں نے عمرہ کیا' جبکہ میری بیوی اس وجہ سے عمرہ نہ کرسکی' ایسے حالات میں میری بیوی کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب عمرہ کرنے کے لیے طواف کعبہ ایک بنیادی شرط ہے' جس طرح طواف افاضہ' حج کے لیے ایک رکن کی حیثیت رکھتا ہے' طواف کے بغیر عمرہ نہیں ہوسکتا اور ایام والی عورت طواف کعبہ نہیں کرسکتی۔ اس لیے صورت مسئولہ میں سائل کی بیوی کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ مکہ میں ہی رہے اور طہارت حاصل ہونے پر اپنا عمرہ مکمل کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا' جبکہ وہ حائضہ ہوگئی تھیں: ''کیا یہ ہمیں روک دے گی؟ کیا اس نے طواف افاضہ کرلیا ہے؟'' دیگر اہل خانہ نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کرچکی ہیں تو آپ نے فرمایا: ''تب کوئی حرج نہیں۔'' (صحیح بخاری' الحج: ۱۷۵۷)

واضح رہے کہ طواف وداع کے وقت ایسا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر طواف افاضہ کرلیا ہے تو طواف وداع کی ضرورت نہیں' اسے چاہیے کہ وہ مدینہ روانگی کی تیاری کرے۔'' (بخاری' الحج: ۱۷۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے جب یہ فرمایا: ''کیا یہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہمیں روک لے گی'' یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ اگر کوئی عورت طواف سے پہلے حائضہ ہو جائے تو اس کا ادھر حرم میں ٹھہرے رہنا ضروری ہے حتی کہ فراغت کے بعد طہارت کی حالت میں بیت اللہ کا طواف کرلے۔ عمرہ کے طواف کی وہی حیثیت ہے جو حج کے لیے طواف افاضہ کی ہے' طواف کعبہ عمرہ کے لیے رکن کی حیثیت رکھتا ہے' اس بناء پر اگر عمرہ کرنے والی عورت طواف کعبہ سے پہلے حائضہ ہو جائے تو اسے وہاں انتظار کرنا ہوگا حتی کہ وہ پاک ہو جائے اور اس حالت میں وہ طواف کر کے اپنا عمرہ مکمل کرلے۔ واللہ اعلم!

حائضہ کے لیے احرام کی پابندی

سوال میں اپنے خاوند کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جارہی تھی لیکن میقات سے قبل ہی مجھے ایام آگئے' اس لیے میں احرام کی نیت کیے بغیر مکہ چلی آئی' پاک ہونے تک مکہ ہی میں رہی' طہارت کے بعد میں نے مکہ ہی سے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرلیا' کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب جو مرد یا عورت عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ آئے اسے چاہیے کہ میقات سے پہلے احرام باندھے' اس کے بغیر میقات سے گذرنے کی اجازت نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے' رسول اللہ ﷺ نے میقات بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''یہ میقات ان لوگوں کے لیے ہیں جو ادھر رہائش رکھتے ہیں اور ان راستوں سے آنے والوں کے لیے بھی ہیں جبکہ وہ حج وعمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان مواقیت کے اندر رہتا ہے تو وہ اپنے گھر سے ہی احرام باندھے گا۔'' (بخاری' الحج: ۱۵۲۶)

اگر ان میقات سے گذرنے والی خاتون حائضہ ہے اور وہ عمرہ کرنا چاہتی ہے تو اسے بھی احرام کی نیت کرنا ہوگی' ایسی حالت میں اس کا احرام صحیح ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بچے کو جنم دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ ذوالحلیفہ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اور حجۃ الوداع کا ارادہ رکھتے تھے' سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی حج کا ارادہ رکھتی تھیں' انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ ایسے حالات میں میرے لیے کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو غسل کرلے' مضبوطی سے کپڑا باندھ لے اور احرام کی نیت کرلے۔'' (مسلم' المناسک: ۱۲۱۸)

نفاس کا خون بھی حیض کی طرح ہے' دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ اس حدیث کے پیش نظر سائلہ کو چاہیے تھا کہ اگر اس کا عمرہ کرنے کا ارادہ تھا تو وہ میقات سے گذرتے ہوئے غسل کرتی' مضبوطی سے کپڑا باندھ لیتی اور احرام کی نیت کرلیتی' اس طرح جب وہ مکہ پہنچ جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی حتی کہ پاک ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا تھا جبکہ وہ عمرہ کے احرام کے بعد حائضہ ہوگئی تھیں: ''تو وہی کچھ کر جو حاجی کرتے ہیں' البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرحتی کہ تو پاک ہو جائے۔'' (بخاری' الحج: ۱۶۵۰)

چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب پاک ہوگئیں تو انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی بھی کی تھی۔ (بخاری: الحج: ۱۵۵۶)

اس کا مطلب یہ ہے کہ طواف سے قبل اگر حیض آجائے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی نہیں کی جاسکے گی حتی کہ وہ پاک ہو جائے اور غسل کرلے۔

سائلہ کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے تھا کہ وہ میقات سے گذرنے سے پہلے احرام کی نیت کرلیتی اور مکہ میں رہتے ہوئے اپنے پاک ہونے کا انتظار کرتی' جب پاک ہو جاتی تو غسل کر کے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرتی پھر اپنے سر کے بال کاٹ کر عمرے کو پورا کرتی' لیکن وہ میقات سے بغیر احرام کی نیت کیے ہوئے گذری ہے تو اس واجب کے ترک کرنے پر اسے ایک بکری بطور فدیہ دینا ہوگی' جس کا گوشت حرم کے فقراء میں تقسیم کردیا جائے۔ واللہ اعلم!

متعدی بیماریاں

امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد

لوگو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں، سو اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ تم سب پر رحمت فرمائے۔

کیا وجہ ہے کہ وعید کے باوجود آنکھیں خشک ہیں اور نصیحتوں کے ہوتے ہوئے بھی عقلیں غافل ہیں؟! کیا انہیں آفتوں سے حفاظت کی کوئی ضمانت مل گئی ہے یا یہ اپنے چھوٹے اور بڑے گناہوں کو بھول چکی ہیں کہ جیسے ان کے علاوہ کوئی اور مطلوب ہے اور ان کے سوا کوئی دوسری مخلوق حساب وکتاب اور سوال کے مرحلے سے گزرنے والی ہے۔

اس لیے جاں فشانی کرو اور مستعد اور سرگرم ہو جاؤ۔ آنسو بہاؤ اس سے پہلے کہ واپسی ناممکن ہو جائے۔ موت کے آنے سے پہلے آزمائش کے سامنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

ہدایت کی راہوں پر چلو، غفلت اور تباہی کے راستوں سے بچو، دلوں کو تقویٰ سے آباد رکھو کیونکہ آخرت ہی بہتر اور جاودانی ہے۔

﴿وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝﴾ (ق)

''پھر دیکھو، وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ پھر صور پھونکا گیا، یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا۔ ہر شخص اس حال میں آ گیا کہ اُس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔ اس چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا، ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔''

اے اہل اسلام! اسلام نے انسان کو دین، جان، مال، عقل اور خاندان ہر اعتبار سے محفوظ رکھا ہے، اسکے عقیدے، عبادت اور اس کی صحت و عافیت کی حفاظت کی ہے جبکہ شریعت کی میزان میں تمام لوگ حقوق، ذمہ داری اور انسانی احترام کے اعتبار سے برابر ہیں اور فضیلت ہے تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔

اس لیے انسان کی فلاح و کامرانی کا دارومدار صرف شریعت پر چلنے اور زمین کے سدھار، رونق اور اس کے باسیوں کی حفاظت کے لیے باہمی تعاون کی راہ اپنانے پر ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الأنفال: 24)

''اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بُلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔''

انسانیت کے بہتے دھارے کی حفاظت، جماعت کے عناصر کی پاسبانی اور اسے اللہ کی شریعت پر گامزن رکھنے کے لیے جو مشترکہ ذمہ داری بنتی ہے، اسے نبی کریم ﷺ نے اس مثال کے ذریعے خوب اچھی طرح واضح فرما دیا ہے کہ

''اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے اور انہیں پامال کرنے والے آدمی کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگ بحری جہاز میں سوار ہونے کے لیے قرعہ اندازی کریں، چنانچہ کچھ کے حصے میں بالائی منزل آئے اور کچھ کے حصے میں زیریں منزل۔ زیریں منزل کے لوگوں کو جب کبھی پانی کی ضرورت پڑے تو انہیں اوپر والوں کی منزل میں جانا پڑے تو وہ باہم مشورہ کریں کہ اچھا ہو کہ ہم نچلی منزل کے پیندے میں ایک سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں۔ چنانچہ اگر بالائی منزل والے نیچے والوں کو ان کے ارادے پر عمل کرنے کے لیے چھوڑ دیں تو لازمی طور پر سب ہلاک ہو جائیں لیکن اگر انہیں روک لیں تو سب بچ جائیں۔'' (بخاری)

انسان کی فلاح و کامرانی کا دارومدار صرف شریعت پر چلنے اور زمین کے سدھار، اور رونق اور اس کے باسیوں کی حفاظت کے لیے باہمی تعاون کی راہ اپنانے پر ہے۔

اے پیروانِ اسلام! اسی لیے اہل علم نے انسان کی غذا و دوا اور صحت وسلامتی سمیت اس کی تمام حاجات وضروریات کے متعلق اختیار اور اضطرار کی دونوں صورتوں کے لیے تفصیلی گفتگو کی ہے اور ان کی اس گفتگو کا انحصار شریعت کی نصوص، مقاصد وغایات اور حکمتوں پر ہے۔

اے بندگانِ الٰہی! تعاون کی سب سے اعلیٰ صورت اور وسیع ترین دروازہ ان لوگوں کی ہمدردی اور احساس ہے جنہیں اپنے جسم اور اہل وعیال میں کچھ آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ ایسا تعاون ہے جس سے معاشرے کے تمام گروہ، تندرست ہوں یا بیمار، خوشحالی پاتے ہیں، انہیں صحت اور سکون ملتا ہے اور انہیں عشرت بھری اور پرسکون زندگی میسر آتی ہے۔

اے بندگانِ الٰہی! بیماریوں بالخصوص متعدی بیماریوں میں مبتلا لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی قابل قدر مثالوں کی حوصلہ افزائی بھی کی جانی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے اور تمام بیماروں کو شفا دے۔ کیونکہ چھوت چھات حق ہے اور یہ صرف اللہ ہی کے حکم اور تقدیر سے متعدی ہوتی ہے۔

واقعاتی اور تجرباتی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ چھوت چھات کچھ لوگوں کو ہو جاتی ہے اور کچھ کو نہیں یعنی اگر اللہ کا حکم ہو تو یہ متعدی ہوتی ہے اور اگر اس کا حکم نہ ہو تو آگے منتقل نہیں ہوتی۔ مریض کے ساتھ رہنے والے کچھ لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور کچھ نہیں حالانکہ سب ایک ہی جگہ ہوتے ہیں۔

چھوت کے جراثیم کا بدن میں داخل ہو جانا لازمی طور پر چھوت کے لیے موثر نہیں ہوتا۔ اسی لیے اللہ کے پیغمبر ﷺ کا ارشاد ہے:

''نہ چھوت چھات ہے، نہ بدشگونی کی حقیقت ہے اور نہ ہی الو اور ماہ صفر وغیرہ منحوس ہیں اور کوڑھی آدمی سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔'' (بخاری)

مومن اللہ کی تقدیر کو اس کی تقدیر ہی سے روکتا ہے چنانچہ بیماریاں، دوائیں، علاج اور شفا وغیرہ سب کی سب چیزیں اللہ کی تقدیر، اس کے حکم اور اس کی رحمت ہی سے واقع ہوتی ہیں۔

یعنی میل ملاپ بھی ایک سبب ہے اور اسباب کبھی کارگر ہوتے ہیں اور کبھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی مالکوں کا مالک ہے اور اسباب پیدا کرنے والا ہے، اس کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جادو کے متعلق فرمایا ہے کہ

﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ: 102)

''ظاہر تھا کہ اذنِ الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے۔''

اس لیے مومن پختہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حفاظت، تدبیر اور تصرف کرنے والا ہے، اسی نے اسباب پیدا کیے ہیں اور اسی کے حکم سے یہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ مسلمان اگرچہ نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کے لیے اسباب اپناتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ اعتقاد بھی رکھتا ہے کہ اللہ ہی مالکوں کا مالک اور اسباب بنانے والا ہے، وہی انہیں مؤثر یا غیر موثر بناتا ہے۔ کیونکہ وہی مالک اور متصرف ہے۔

مومن اللہ کی تقدیر کو اس کی تقدیر ہی سے روکتا ہے چنانچہ بیماریاں، دوائیں، علاج اور شفا وغیرہ سب کی سب چیزیں اللہ کی تقدیر، اس کے حکم اور اس کی رحمت ہی سے واقع ہوتی ہیں۔

ہماری شریعت نے توکل کا حکم بھی دیا ہے اور اسباب اختیار کرنے کا بھی، علاج معالجے سے بیماری اسی طرح دور ہوتی ہے جس طرح کھانے سے بھوک اور پانی سے پیاس دور ہوتی ہے اور گرمی اور سردی اپنی ضد سے دور ہوتی ہیں۔

بلکہ اہل علم نے واضح کیا ہے کہ توحید کی تکمیل کا تقاضا ہے کہ وہ اسباب اپنائے جائیں جو اللہ نے تقدیراً اور شرعاً مختلف کاموں کے لیے بنائے ہیں۔ اسباب کو مہمل اور معطل بنانا توکل کے منافی ہے۔ اس لیے آدمی کو چاہیے کہ اپنی بے بسی کو توکل اور توکل کو بے بسی نہ بنائے۔

اے اہل اسلام! جس شخص کو چھوت کی کوئی بیماری لگ جائے، اسے چاہیے کہ اپنی، اپنے خاندان اور اپنی اولاد کی سلامتی کے لیے سارے اسباب اپنائے، ایسی بیوی یا ایسا خاوند چنے جس سے اس کی نسل متاثر نہ ہو اور اس سلسلے میں ماہر معالجوں اور طبیبوں کی رائے لے تاکہ وہ اسے مناسب مشورہ دیں، اس کیساتھ ساتھ شادی سے پہلے طبی معائنہ کروائے کیونکہ اس کے کئی ایک فوائد ہیں اور فرمانروا اس کو لازم بھی قرار دے سکتا ہے کیونکہ اسے اپنے اختیار کو عام مصلحت کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ جیسا کہ اہل علم بیان کرتے ہیں:

منگنی کرنے والے جوڑے کو چاہیے کہ ہر کوئی دوسرے کو اپنی بیماری کے متعلق پہلے سے بتا دے تاکہ اسے مکمل آگاہی ہو جائے اور وہ ایسی احتیاطی تدابیر اور امور اپنا لے جو ان دونوں کی اور ان کی اولاد کی سلامتی کے ضامن ہو اور ان میں اور ان کی اولاد میں مرض نہ پھیل سکے۔

اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ خیارِ فسخ کو ثابت کرنے والے عیوب سے پاک ہونا عورت اور اس کے سرپرستوں کا حق ہے، اسی طرح مرد اور اس کے اہل وعیال کو بھی یہ حق حاصل ہے۔

اللہ کے حکم سے ویکسین اور ویکسی نیشن کا طریقہ اپنانا بھی ایک مفید سبب ہے کیونکہ اس کا فائدہ اور تاثیر معلوم ہے۔

احتیاط اور علاج کا ایک ذریعہ صفائی اور پاکیزگی بھی ہے۔ ہمارے دین نے صفائی کی ترغیب دی ہے اور اسے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''صفائی ایمان کا حصہ ہے۔''

اسی طرح دین نے میل کچیل کو صاف کرنے اور دھونے کا جبکہ بدبو دار چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرۃ)

''اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو بدی سے باز رہیں اور پاکیزگی اختیار کریں۔''

ہم مسلمانوں کے نزدیک صفائی سے مراد بدن، کپڑے اور مکان ہر چیز کی صفائی ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ اپنا بدن، لباس، مکان اور اپنی تمام اشیاء صاف ستھری رکھے اور انہیں میل کچیل اور گندی حالتوں سے بچائے۔

ایک توانا مومن کمزور مومن کی بہ نسبت زیادہ بہتر اور اللہ کو زیادہ پیارا ہے جبکہ خیر دونوں میں ہے۔ ایک طاقتور مومن زندگی کی مشکلیں برداشت کرتا ہے اور اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھاتا ہے۔

مسلمان کو حکم ہے کہ سوتے اور جاگتے وقت اور کھانے کے وقت اپنے ہاتھ دھوئے، ان تمام احادیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

چونکہ نہانے کے متعلق لوگوں میں عام طور پر سستی پائی جاتی ہے، اس لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ سات دنوں میں ایک بار اپنا سر اور جسم دھوئے۔'' (بخاری)

اس سلسلے میں جو رہنمائیاں دی گئی ہیں، ان میں گھروں، صحنوں اور راستوں کو صاف رکھنے کی تلقین کی گئی، راستے سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کو صدقہ قرار دیا، کھڑے ہوئے پانی یا تالاب وغیرہ میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا، لوگوں کے میل جول، سیر وتفریح اور اٹھنے بیٹھنے کے مقامات کو پیشاب یا پاخانے سے آلودہ کرنے سے روکا گیا اور ہر ایسی چیز کو ہٹانے کا حکم دیا گیا جو لوگوں

کے لیے باعث تکلیف ہو یا انہیں آزردہ کرے۔

کھانسی اور چھینک وغیرہ کے وقت ناک اور منہ پر ہاتھ یا رومال وغیرہ رکھنا بھی صفائی کا حصہ ہے، اسی طرح برتن میں سانس نہ لینا اور مریض کی اشیاء استعمال نہ کرنا بھی صفائی میں شامل ہے۔

اے اہل اسلام! اسباب، یقین اور حسن توکل تمام اشیاء کو جمع کرنے کا ایک طریقہ سنگ ودھ بھی ہے یعنی بیماروں کو تندرستوں سے علیحدہ رکھنا۔ اس بارے میں ارشاد نبوی ہے

''بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے ساتھ پانی نہ پلایا جائے۔'' (بخاری)

اسی طرح سنن اور صحاح کی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''طاعون کی وباء ایک آزمائش اور باقی ماندہ عذاب ہے جس میں تم سے پہلے کے لوگوں کو مبتلا کیا گیا تھا اس لیے یہ وباء اگر کسی جگہ پھیل جائے اور تم اسی جگہ موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور اگر یہ پتا چلے کہ یہ کسی اور جگہ پھیلی ہوئی ہے تو تم وہاں جانے سے بھی پرہیز کرو۔''

یاد رہے کہ طاعون سے ہر وہ بیماری مراد ہے جو آگے منتقل ہو، پھیلے اور بڑھے۔

برادرانِ گرامی! اہل علم نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ بیمار آدمی کی بیماری اگر سانس سے، صحبت سے یا چھونے سے آگے پھیلتی ہو تو اسے لوگوں کی مجلسوں میں نہیں جانا چاہیے۔ چنانچہ وہ جمعہ اور جماعت کے لیے نہیں جائے گا۔ اسی طرح حج، عمرہ اور زیارت وغیرہ کا سفر بھی نہیں کرے گا کیونکہ اس سے بیماری اور تکلیف پھیلتی ہے۔

اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ تکلیف لہسن اور پیاز وغیرہ کی تکلیف سے زیادہ ہے۔

ایسے مریض کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جمعہ، جماعت، حج اور عمرہ وغیرہ جیسے نیک اعمال کا ثواب اسے پورا ملے گا، اگر اس کی نیت سچی ہو اور اس کے اندر تڑپ ہو لیکن وہ بیماری کے باعث مجبور ہو، خواہ یہ مجبوری اپنے فائدے کے لیے ہو یا اپنے بھائیوں کے فائدے کے لیے کیونکہ اس حدیث کے الفاظ عام ہیں کہ

''جب بندہ بیمار ہو جائے یا مسافر ہو تو اس کے لیے اس عمل کا پورا ثواب لکھا جائے گا جو وہ صحت میں یا اقامت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔'' (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے متعلق جو جہاد کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، فرمایا تھا:

''بلاشبہ مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم اگر کوئی راستہ طے کرو یا وادی پار کرو تو وہ ثواب میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہوتے ہیں کیونکہ وہ عذر کی وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔''

''طاعون کی وباء ایک آزمائش اور باقی ماندہ عذاب ہے جس میں تم سے پہلے کے لوگوں کو مبتلا کیا گیا تھا اس لیے یہ وباء اگر کسی جگہ پھیل جائے اور تم اسی جگہ موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور اگر یہ پتا چلے کہ یہ کسی اور جگہ پھیلی ہوئی ہے تو تم وہاں جانے سے بھی پرہیز کرو۔''

اس طرح اللہ کا دین آسان ہے اور اس کا فضل وسیع، مریض کو صبر کا بھی ثواب ملتا ہے، اللہ کی تقدیر پر راضی رہنے کا بھی اور اسباب و وسائل اختیار کرنے کا بھی جبکہ اس کی بیماری بھی گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔

اے برادرانِ دین! ایک اور بات جس کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ اس طرح کے بیماروں کی مکمل نگہداشت کی جائے بالخصوص بچوں کی پرورش، رضاعت اور دیکھ بھال وغیرہ کا مکمل خیال رکھا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی تنبیہ بھی ضروری ہے کہ ایسے مریضوں کے وقار کا خیال رکھا جائے اور لفظ، اشارہ، گالی، مذاق یا تحقیر سمیت کسی بھی طریقے سے ان پر حملہ نہ کیا جائے، ان کی آبرو نہ اچھالی جائے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اسے عبرت ناک سزا دی جائے جبکہ ایسے آدمی پر حدِ قذف بھی لگ سکتی ہے۔

اے موردانِ رحمت الٰہی! المختصر یہ کہ عافیت اور سلامتی پر اللہ کا شکر ادا کرنا اور محتاج کے لیے دستِ اعانت بڑھانا ضروری ہے کیونکہ عزت و احترام سب کے لیے ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے، اللہ اس کی مدد میں رہتا ہے۔'' (مسلم)

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝﴾ (الحدید)

''کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب میں لکھ نہ رکھا ہو ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان کام ہے۔ (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہو اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے اہل اسلام! اہل علم نے متنبہ کیا ہے کہ جب کوئی عام وباء پھیل جائے تو مسلمانوں کو اللہ کے حضور توبہ و زاری، عاجزی، دعا اور استغفار کرنا چاہیے۔ کیونکہ وباء کے ازالے کے لیے دعا مشروع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی جب مدینہ کی جانب ہجرت کی تو دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مدینے کی وباء کو مہیعہ کے مقام پر لے جائے۔

یہ بھی ذکر آتا ہے کہ طاعون شیطان کی طرف سے ایک چبھوکا ہے، جب آدمی کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دفع ہو جاتا ہے۔

مصائب اور آزمائشوں کے خاتمے کے لیے ذکر، استغفار اور اللہ کے حضور آہ وزاری سے بڑھ کر کارگر علاج کوئی نہیں۔

﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝﴾ (ھود)

''اور اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب سے

باقی صفحہ 23 پر

نعت نگار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر

جناب عبدالرشید عراقی

پروفیسر محمد مسعود عالم صاحب صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ لکھتے ہیں کہ

''رسول اللہ کا فرستادہ اور اس کا نمائندہ ہوتا ہے رسول کے مخاطب انسان ہوتے ہیں' وہ انسانوں کے درمیان رہتا اور بستا ہے' بھرپور سماجی اور اجتماعی زندگی گزارتا ہے اور صالح انسانی سرگرمیوں میں حصہ لیتا۔ اور انسانوں کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے اور ان کی مشکلات کو حل کرتا ہے۔ ان کا غم خوار ہوتا ہے' ان کی تعلیم وتربیت کرتا ہے اور ان کی تطہیر اور تعمیر کی راہ ہموار کرتا ہے۔ ایک طرف رسول کا تعلق اللہ سے گہرا اور مضبوط ہوتا ہے اور دوسری طرف انسانوں سے اس کا رشتہ اٹوٹ اور بے لوث ہوتا ہے۔ منصب رسالت کے یہ بنیادی پہلو ہیں اور یہی کار پیمبری ہے۔'' (ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور' جون ۲۰۰۸ء ص ۳۷)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں یہ دعا کی:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾﴾ (البقرۃ)

''اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے رسول مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیری آیات پڑھے۔ انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔''

صاحب احسن البیان اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

''یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آخری دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سیدنا حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔'' (احسان البیان: ص ۵۱)

میاں محمد جمیل حفظہ اللہ مسند احمد کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول محترم ﷺ سے پوچھا کہ آپ کی نبوت کی ابتداء کس چیز سے ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعاء' سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میری ماں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے۔'' (فہم القرآن: ۱/۲۱۶)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت:

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٦﴾﴾ (الصف)

''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میری قوم بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں' مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوش خبری سنانے والا ہوں جن کا نام نامی احمد ہوگا۔ پھر جب ان کے پاس کھلی دلیل لائے تو کہنے لگے' یہ تو کھلا جادو ہے۔''

اس آیت کی تفسیر میں حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''یہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خوشخبری سنائی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا: [أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبَشَارَةُ عِيسَى] میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں۔'' (احسن البیان: ص ۱۵۷۳)

احمد کے یونانی زبان میں معنی ہیں (فارقلیط) انجیل (یوحنا) میں فارقلیط (احمد) سے متعلق جتنی نشانیاں بیان ہوئی ہیں وہ سب رسول کریم ﷺ کے وجود سے پوری ہوتی ہیں اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ بشارت رسول کریم ﷺ سے متعلق ہے۔

مولانا سید مودودی رحمہ اللہ نے اس آیت کی بڑی طویل بحث فرمائی ہے' خاص کر ''احمد'' کے متعلق۔ میں یہاں صرف ایک اقتباس نقل کرنے پر اکتفا کروں گا۔ سید مودودی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

''یہ قرآن مجید کی بڑی اہم آیت ہے جس پر مخالفین اسلام کی طرف سے بڑی لے دے بھی کی گئی ہے اور یہ بدترین خیانت مجرمانہ سے کام لیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کا صاف نام لے کر آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دی تھی' اس لیے ضروری ہے کہ اس پر تفصیل سے بحث کی جائے۔

اس میں نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی ''احمد'' بتایا گیا ہے۔ ''احمد'' کے دو معنی ہیں: ایک وہ شخص جو اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو' دوسرا وہ شخص جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو یا جو بندوں میں سے سب سے زیادہ قابل تعریف ہو۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ یہ بھی حضور علیہ السلام کا ایک نام تھا۔ مسلم اور ابوداود میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: [أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ] ''میں محمد ہوں' میں احمد ہوں اور میں حاشر ہوں۔''

اسی مضمون کی روایات سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے امام مالک' بخاری' مسلم' دارمی' ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہیں۔ حضور علیہ السلام کا یہ اسم گرامی صحابہ میں معروف تھا۔ چنانچہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شعر ہے:

(ترجمہ) ''اللہ نے اور اس کے عرش کے گرد جمگھٹا لگائے ہوئے فرشتوں نے اور سب سے پاکیزہ ہستیوں نے بابرکت احمد پر درود بھیجا ہے۔''

تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام کا نام

مبارک صرف ''محمد'' ہی نہ تھا بلکہ احمد بھی تھا۔ عرب کا پورا لٹریچر اس بات سے خالی ہے کہ حضور علیہ السلام سے پہلے کسی کا نام احمد رکھا گیا ہو اور حضور علیہ السلام کے بعد ''احمد'' اور ''غلام احمد'' اتنے لوگوں کے نام رکھے گئے جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے بڑھ کر اس بات کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ زمانہ نبوت سے لے کر آج تک تمام امت میں آپ کا اسم گرامی معلوم و معروف رہا ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کا یہ اسم گرامی نہ ہوتا تو اپنے بچوں کے نام غلام احمد رکھنے والوں نے آخر کس احمد کا غلام ان کو قرار دیا تھا۔'' (تفہیم القرآن: ۵/۵۶۱)

دین اسلام کے بعد کوئی نیا دین اور نبی نہیں آئے گا:

دین اسلام کا کامل ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ سلسلہ نبوت ترقی اور ارتقاء کی تمام منازل طے کر چکا ہے اور اب مزید ترقی کی گنجائش نہیں۔ اس طرح اکمال دین خاتم نبوت ہے۔ نبوت کے ختم ہو جانے کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝﴾ (الأحزاب)

''لوگو! تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ ﷺ کے رسول اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا بخوبی جاننے والا ہے۔''

صاحب احسن البیان اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

''آپ ﷺ پر نبوت و رسالت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ نبی نہیں کذاب اور دجال ہوگا۔ احادیث میں اس مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع و اتفاق ہے۔ قیامت کے نزدیک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جو صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے بلکہ نبی ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے۔ اس لیے ان کا نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔'' (احسن البیان: ص ۱۱۸۲)

آنحضرت ﷺ پر نبوت کا ختم ہونا آپ کے فضائل و مناقب کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ کتب احادیث میں بے شمار احادیث میں آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے کہ

''میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں میری امت میں (۳۰) کذاب ہوں گے جن میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (سنن ابی داود' کتاب الفتن' بروایت سیدنا ثوبانؓ)

ختم نبوت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات:

❶ نبی ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل کی قیادت انبیائے کرام علیہم السلام کیا کرتے تھے' جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا' بلکہ خلفاء ہوں گے۔'' (صحیح بخاری' کتاب المناقب)

❷ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے ہیں اور لوگ اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے۔ مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔'' (یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے' اب کوئی جگہ باقی نہیں رہی کہ جسے پر کرنے کے لیے کوئی آئے۔) (صحیح بخاری' کتاب المناقب' باب خاتم النبیین)

❸ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے چھ باتوں میں دیگر انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: ① مجھے جامع و مختصر بات کہنے کی صلاحیت دی گئی ہے۔ ② مجھے رعب کے ذریعہ نصرت بخشی گئی ہے۔ ③ میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے۔ ④ میرے لیے زمین کو مسجد بنایا گیا اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی۔ (یعنی میری شریعت میں نماز مخصوص عبادت گاہوں میں ہی نہیں بلکہ روئے زمین پر ہر جگہ پڑھی جا سکتی ہے اور غسل کی حاجت بھی۔) ⑤ مجھے تمام دنیا کے لیے رسول بنایا گیا۔ ⑥ اور میرے اوپر انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ (صحیح مسلم' جامع ترمذی' سنن ابن ماجہ)

❹ نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے میرے بعد نہ کوئی رسول اور نہ نبی آئے گا۔'' (جامع ترمذی' کتاب الرؤیا)

❺ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔ (یعنی کسی نئے آنے والے نبی کی امت)'' (بیہقی' کتاب الرؤیا)

❻ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے۔'' (صحیح مسلم' کتاب الحج' باب مسجد مکہ والمدینہ)

مذکورہ بالا احادیث نقل کرنے کے بعد جناب مولانا سید مودودی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

''یہ احادیث بکثرت صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے روایت کی ہیں اور بکثرت محدثین نے ان کو بہت قوی سندوں سے نقل کیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے مختلف الفاظ میں اس امر کی تصریح فرمائی کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد جو لوگ بھی رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کریں وہ دجال اور کذاب ہیں۔ قرآن کے الفاظ ''خاتم النبیین'' کی اس سے زیادہ مستند و معتبر اور لفظی تشریح اور کیا ہو سکتی ہے؟ رسول پاک ﷺ کا ارشاد تو بجائے خود سند و حجت ہے مگر جب وہ قرآن کی ایک نص کی شرح کر رہا ہو تب تو وہ اور بھی زیادہ قوی اور حجت بن جاتا ہے۔ اب

سوال یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ سے بڑھ کر قرآن کو سمجھنے والا اور اس کی تفسیر کا حق ادا کرنے والا اور کوئی ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کا کوئی دوسرا مفہوم بیان کرے۔" (تفہیم القرآن: ۴/ ۱۴۴)

[redacted]

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (الانبیاء)

"اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔"

آپ ﷺ کی رسالت پورے جہان کے لیے ہے اس لیے آپ جہان کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں۔ اس آیت میں آپ ﷺ کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کر دیا ہے۔ اسی آیت نے اس آیت کو واضح کر دیا ہے کہ آپ ﷺ نہ صرف انسانوں کے لیے رحمت تھے بلکہ پوری کائنات آپ ﷺ کی رحمت سے مستفید ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ اگر رب العالمین ہیں تو آپ ﷺ رحمت للعالمین ہیں۔ تاریخ انسانی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو قرآن مجید کی اس آیت کی صداقت پر کائنات کی ہر چیز گواہی دے رہی ہے کہ آپ ﷺ نہ صرف انسانوں کے لیے رحمت تھے بلکہ شمس وقمر، شجر وحجر، آگ اور پانی اور حیوانات کے لیے بھی آپ کی رحمت عام تھی۔ لیکن انسانی معاشرے میں آپ ﷺ نے جس خلق عظیم کو پیش کیا پوری انسانیت میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

آپ ﷺ سراپا رحمت تھے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کے لیے بددعا نہ کرنا یہ بھی آپ ﷺ کی رحمت کا ایک حصہ تھا۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے:

"مجھے کسی شخص پر لعنت کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا، بلکہ مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔" (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۰۰۶)

اس طرح غصے میں کسی مسلمان کو لعنت یا سب وشتم کرنے کو بھی قیامت والے دن رحمت کا باعث قرار دینا آپ ﷺ کی رحمت کا حصہ ہے۔ (مسند احمد: ۵/ ۴۳۷، سنن ابی داود، رقم الحدیث: ۴۶۵۹)

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

[إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ] "میں رحمت مجسم بن کر آیا ہوں، جو اللہ کی طرف سے اہل اسلام کے لیے ایک ہدیہ ہے۔" (صحیح جامع الصغیر، رقم الحدیث: ۳۲۴۷، احسن البیان: ص ۹۰۹)

مولانا سید مودودی رحمہ اللہ نے {وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین} کا ایک ترجمہ یہ کیا ہے:

"اے محمد ﷺ! ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔" (تفہیم القرآن: ۳/ ۱۸۹)

دوسرا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

"ہم نے تم کو تمام دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

اس کی تفسیر میں مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں:

"دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت دراصل نوع انسانی کے لیے خدا کی رحمت اور مہربانی ہے۔ کیونکہ آپ نے آ کر غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو چونکا دیا ہے اور اسے وہ علم دیا ہے جو حق اور باطل کا فرق واضح کرتا ہے اور اس کو بالکل غیر مشتبہ طریقہ سے بتا دیا ہے۔ اس کے لیے تباہی کی راہ کونسی ہے اور سلامتی کی راہ کونسی؟ کفار مکہ حضور ﷺ کی بعثت کو اپنے لیے زحمت اور مصیبت سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس شخص نے ہماری قوم میں پھوٹ ڈال دی ہے۔ ناخن سے گوشت جدا کر کے رکھ دیا ہے۔ اس پر فرمایا گیا، نادانو! تم جسے زحمت سمجھ رہے ہو یہ درحقیقت تمہارے لیے رحمت ہے۔" (تفہیم القرآن: ۳/ ۱۹۳)

مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری رحمہ اللہ نے اپنی بے نظیر کتاب "رحمۃ للعالمین" جلد دوم باب ششم ﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ میں تفصیل سے آپ ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے پر بڑے عمدہ پیرائے میں گفتگو فرمائی ہے جس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وہ!

غریب کا محب	.....	مسکین کا ساتھی
شاہوں کا تاج	.....	آقاؤں کا آقا
غلاموں کا محسن	.....	یتیموں کا سہارا
دردمندوں کی دوا	.....	چارہ گروں کا دردمند
مساوات کا حامی	.....	اخوت کا بانی
محبت کا جوہری	.....	اخوت کا مشتری
صدق کا مبلغ	.....	صبر کا معدن
خاکساری کا نمونہ	.....	رحمت ربانی کا پتلا

اگر رحمۃ للعالمین کے لقب سے ملقب نہ ہوگا۔ تو پھر ان جملہ صفات کے جامع کا اور کیا نام ہوگا۔ ہاں رحمۃ للعالمین وہی ہے جس نے ملکوں کی دوری، اقوام کی بیگانگی، رنگوں کا اختلاف، زبانوں کا تباین دور کر کے سب کے دلوں میں سب کے دماغوں میں ایک ہی تصور، سب کی زبانوں پر ایک ہی کلمہ جاری کر دیا ہو۔

ہاں رحمۃ للعالمین وہی ہے جو بندہ کو خدا کے حضور تک لے جاتا اور اسے ﴿اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ کی قدسی آواز سے آشنا بناتا ہے اور خدا وبندہ کے درمیان کسی تیسرے کے لیے کوئی رخنہ باقی نہیں چھوڑتا۔ (رحمۃ للعالمین: ۲/ ۳۳۳، ۳۳۴۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور) (جاری ہے)

❁❁❁❁❁

الاسلام میسج سروس

❁ قرآن وحدیث پر مبنی ایس ایم ایس حاصل کرنے کے لیے درج ذیل نمبرز پر مکمل پتہ ارسال فرمائیں۔

فیاض الرحمٰن جابر، دوبرجی چوک، سیالکوٹ

0301-2122073 - 0345-0728672

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمدللہ الاسلام ڈائری 2015ء زیر طبع ہے۔ احباب جماعت اپنے آرڈر جلد بھجوائیں تاکہ چھپنے کے ساتھ ہی ڈائری جلد ان کی خدمت میں ارسال کی جا سکے۔

عام قیمت فی ڈائری ..... 350/- روپے

مجلہ "اہل حدیث" کے معاونین سے ..... 300/- روپے

نوٹ: ڈائری وی پی نہیں کی جائے گی۔

رابطہ: ادارہ الاسلام ڈائری، دفتر ہفت روزہ اہل حدیث
چوک اہل حدیث 106 راوی روڈ۔ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611
042-37720257 - 055-4443265
Weeklyahlehadith@yahoo.com

سانحہ پشاور.....سقوط ڈھاکہ کے دن ہی کیوں..؟!

تحریر: جناب محمد عاصم حفیظ

پشاور کے ایک سکول میں ننھے بچوں کی شہادت نے ہر دل کو رلا دیا۔ اس عظیم ترین سانحے پر ملک بھر میں ہر آنکھ اشکبار ہے۔ دہشت گردی کا شکار پاکستانی قوم نے اب تک کئی سانحے جھیلے لیکن ایک سکول میں ہونیوالے اس خونی واقعے نے سب کو ہلا کے رکھ دیا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں شہادتیں اور وہ بھی ننھی جانوں کی، اس سے بڑھ کر اور المیہ کیا ہوگا.....؟! حیران کن طور پر یہ خوفناک سانحہ ایک تاریخی دن ہوا۔ وہ دن کہ جب سقوط ڈھاکہ کے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔ وہی دن کہ جب یہ ارض پاک دو لخت ہوگئی تھی۔ اس دن ملک میں ایک بڑی دہشت گردی کا ہونا یقیناً معنی خیز حیثیت رکھتا ہے۔ عالمی سیاست اور پاک بھارت تعلقات پر نظر رکھنے والے تجزیہ نگاروں کے لئے ملک میں کسی بڑی دہشت گردی کی خبر کچھ زیادہ چونکا دینے والی نہیں۔ پاکستان سے آئے روز کوئی نہ کوئی بری خبر آتے رہنے میں بہت سی بیرونی طاقتوں کا مفاد پنہاں ہے اور شاید معصوم بچوں کی جانیں لیکر ان کی انا کو تسکین پہنچی ہو۔ اس واقعے کی ذمہ داری تحریک طالبان نے قبول کی ہے۔ تکفیری سوچ کے حامل یہ ملک دشمن گروہ بیرونی عناصر کی مدد سے ارض پاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ پاک فوج کی تحریک طالبان کے خلاف بھرپور کامیابیوں کے بعد خدشہ یہی ہے کہ اب پاکستان دشمن بعض بڑی طاقتیں اس تنظیم کی پشت پناہی کر رہی ہیں تاکہ اسے ارض پاک کے لئے مستقل خطرے کے طور پر زندہ رکھا جا سکے۔ تحریک طالبان کی موجودگی ان طاقتوں کی اس خطے میں گریٹر گیم کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پاکستان میں اربوں ڈالر کی چینی سرمایہ کاری، اقوام متحدہ میں وزیراعظم کے خطاب، افغانستان سے امریکی انخلاء، ضرب عضب میں کامیابیاں سمیتی پاکستانی افواج، کنٹرول لائن پر کشیدگی، لندن کے کشمیر مارچ اور سب سے بڑھ کر نئی دہلی میں مہم جو اور کٹر ہندو ذہنیت کے حامل وزیراعظم مودی کا راج ایسے عوامل ہیں کہ جن پر تھوڑا سا غور کر کے پشاور میں خون کی ندی بہانے والوں کے مقاصد کا باآسانی پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ بیرونی عناصر پر الزام لگا کر ہم اپنے ہاں کی کمی کوتاہیوں سے نظریں نہیں چرا سکتے۔ نائن الیون کے بعد شروع ہونیوالی جنگ سے ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں جن میں بہت سے پاکستانی گروپ بھی ملکی افواج کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ یہ لوگ یقیناً کسی رعایت کے مستحق نہیں کیونکہ یہ ریاست کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ملک دشمنی میں یہ گروہ بعض غیر ملکی طاقتوں کے آلہ کار بن چکے ہیں۔ ملک کے سنجیدہ مذہبی اور سیاسی و سماجی طبقے ان گروہوں کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس لڑائی میں بہت سے بیرونی عناصر بھی اپنے اپنے مفادات کے لئے سرگرم ہیں۔ بلوچستان میں بھارتی عزائم اب کسی سے مخفی نہیں، تحریک طالبان پاکستان کے پاس غیر ملکی فنڈز اور اسلحے کی موجودگی کے متعدد ثبوت سامنے آچکے ہیں۔ دراصل ہمارے قبائلی علاقے بہت سی ملک دشمن قوتوں کا مرکز بنے رہے ہیں۔ پاکستانی فوج انہی دہشتگرد گروہوں کی سرکوبی کے لئے قربانیاں دے رہی ہے۔

دوسری جانب پاک فوج کے آپریشن ضرب عضب شروع ہوتے ہی مشرقی بارڈر پر بھارت کی جانب سے دباؤ بڑھا دینا کئی خفیہ پیغامات کا حامل تھا۔ بھارت نے کئی روز تک پاکستانی علاقوں میں اندھا دھند گولہ باری کی جس سے کئی پاکستانی شہری شہید بھی ہوئے۔ یہ سب آپریشن ضرب عضب سے توجہ ہٹانے کی ایک مذموم سازش تھی کہ جسے پاک فوج اور حکومت کی بہتر حکمت عملی نے ناکام بنا دیا۔ اس دوران سابق بھارتی وزیر داخلہ ارون جیٹلی کے دھمکی آمیز بیانات، آرمی چیف دلبیر سنگھ کی اشتعال انگیزی اور سب سے بڑھ کر وزیراعظم مودی کا رویہ انتہائی جارحانہ تھا۔ نئی دہلی میں بھارت کی سیکورٹی اسٹیبلشمنٹ اس وقت کٹر ترین ہندو نظریات اور پاکستان دشمن خیالات کے حامل افراد پر مشتمل ہے۔ وزیراعظم مودی تو اس حوالے سے بڑی پہچان رکھتے ہیں۔ انہوں نے واضح اعلان کیا تھا کہ وہ منتخب ہونے کے بعد کشمیر کی موجودہ حیثیت تبدیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ بھارت کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول پاکستان میں جاسوسی کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے خلاف سخت خفیہ کارروائیوں کے ماسٹر مائنڈ مانے جاتے ہیں جبکہ ان کی خاص بات مقبوضہ کشمیر میں ہندوؤں کو دہشت گردی کی تربیت دیکر مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار کرنا ہے۔ اجیت نے نئی کشمیر کے ہندو دہشت گرد ''کوکا پرے'' وغیرہ کو فوجی تربیت دیکر اس بات کے لئے تیار کیا تھا کہ وہ کشمیری مجاہدین کی سرکوبی اور مسلمان رہنماؤں کو قتل کرنے کی کارروائیوں میں بھارتی فوج کا ساتھ دیں۔ گزشتہ ماہ کابینہ میں شامل ہونیوالے بھارت کے نئے وزیر دفاع منوہر پریکر جوانی میں شدت پسند ہندو تنظیم آر ایس ایس کے سرگرم کارکن رہے ہیں۔ ان کی بطور وزیر دفاع تقرری ہی پاکستان سمیت کئی ہمسایہ ممالک کے لئے ایک واضح پیغام ہے کہ بھارت کی مستقبل کی خارجہ و دفاعی پالیسی کے خدوخال کیا ہوں گے۔ بی جے پی حکومت شروع دن سے ہی پاکستان کے حوالے سے جارحانہ رویے کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ حالیہ دنوں میں پاک بھارت باکسنگ ٹیموں کے درمیان چیمپئنز ٹرافی کے سیمی فائنل میچ میں پاکستانی جیت تک ہضم نہیں ہو سکی اور کھلاڑیوں کے جشن منانے انداز پر اس پر اسقدر شدید ردعمل کا مظاہرہ کیا گیا جو کہ کھیلوں کی دنیا کے لئے یقیناً ناقابل فہم تھا۔ اس جارحانہ ردعمل کو بھی بھارت کی خارجہ و دفاعی پالیسی کا شاخسانہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ بھارتی ہاکی بورڈ کی جانب سے یہ تک اعلان کر دیا گیا کہ اگر پاکستانی ٹیم معافی نہیں مانگے گی تو ان کا ملک آئندہ کسی بھی ہاکی ٹورنامنٹ کی میزبانی نہیں کرے گا۔ بھارتی سرکار پاکستانی حکومت کی جانب سے مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے کے معاملے پر بھی انتہائی آگ بگولا دکھائی دیتی ہے۔ وزیراعظم میاں نواز شریف نے اقوام متحدہ

جنرل اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں بھرپور طریقے سے مسئلہ کشمیر کے حل پر بات کی جو کہ بھارت کے لئے غیر متوقع تھی۔ اس پر بھارتی ردعمل انتہائی شدید تھا جس کے اثرات امریکی صدر اوبامہ کی مودی کے ساتھ ملاقات میں بھی محسوس کئے گئے۔ اسی طرح بھارت برطانوی دارالحکومت لندن میں مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے حوالے سے ہونیوالے ملین مارچ سے بھی شدید ناراض دیکھائی دی۔ ایشیاء کی تھیکیداری کا دعویدار بھارت امریکی پشت پناہی کے ساتھ ان اقدامات کو اپنے لئے ہتک آمیز سمجھتا ہے۔ ابھی حالیہ دنوں میں ایک گھناونے بھارتی منصوبے کا بھی انکشاف ہوا ہے کہ کچھ ہی دنوں بعد امریکی صدر اوبامہ کے دورہ بھارت کے موقعے پر جعلی مجاہدین کے روپ میں بھارتی ایجنٹ دہشت گردی کی کارروائی کریں گے جس سے اوبامہ کو پاکستان کے خلاف سخت ترین اقدامات پر اکسایا جائے گا۔

بھارتی وزیر اعظم مودی نے گزشتہ ماہ ہونیوالی سارک کانفرنس کے موقعے پر تمام تر سفارتی آداب کو پس پشت ڈالتے ہوئے نواز شریف کے ساتھ رسمی ملاقات تک سے اجتناب کیا۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی چینی سرمایہ کاری اور اس کے نتیجے میں ملک کے دیرینہ توانائی اور مواصلات کے مسائل کا حل بھی بھارت کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ ہندوستان نے ہمیشہ پاکستان کو اپنے دیگر بے ضرر ہمسایوں یعنی بنگلہ دیش، نیپال وغیرہ کے روپ میں دیکھا ہے۔ ایشیاء میں ایک ابھرتی ہوئی طاقت کے دعویدار بھارت کو یہ حقیقت ہضم نہیں ہو رہی کہ پاکستان چین کی مدد سے خود کفالت کی منزل طے کر رہا ہے جو کہ بھارت کے سامراجی، تجارتی اور علاقائی مفادات کے لئے کوئی اچھا شگون نہیں۔ بھارت کی پریشانی یہ ہے کہ اس سال امریکہ افغانستان سے اپنا بوریا بستر گول کر رہا ہے اور اسے اپنی افغانستان میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری ڈوبتی نظر آ رہی ہے۔ بھارت پاکستان کو مشکل میں ڈال کر افغانستان میں مستقل کردار ادا کرنے کا خواہاں ہے۔ اس کی کوشش ہے کہ پاکستان کو دہشت گردوں سے نمٹنے کے حوالے سے ناکام ریاست کے طور پر پیش کیا جائے تاکہ عالمی برادری افغانستان میں اس کے بڑے کردار کی بھرپور حمایت کرے۔ بھارت کی کوشش ہے کہ افغانستان اور پاکستانی قبائلی میں موجود پاکستان مخالف گروہوں کی دل کھول کر مدد کی جائے اور انہی کے بل بوتے پر اس علاقے میں اپنے اثر و رسوخ کو مضبوط بنایا جائے۔ اس مقصد کے لئے پاکستانی افواج کو نقصان پہنچانا اور ایسے دہشت گردی کے واقعات کا ہونا کہ جو پاکستانی قوم کو نفسیاتی طور پر ہلا کر رکھ دیں بھارت کے لئے انتہائی مفید ہو گا۔ سانحہ پشاور جیسے واقعات پوری پاکستانی قوم کو شدید ترین نفسیاتی دھچکا پہنچانے کے لئے کافی ہیں۔ تحریک طالبان استعمال ضرور ہوئی ہو گی لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس قسم کے واقعات کے اصل مذموم فوائد عالمی سیاست، علاقائی مفادات اور گریٹر گیم کرنے والے عناصر ہی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ننھے بچوں کی شہادت پوری قوم کو صدمہ لاحق کرنے کے لئے استعمال ہو گی۔

سانحہ پشاور کا پیغام یہی ہے کہ پوری پاکستانی قوم متحد ہو کر سیاسی اور ہر قسم کے اختلافات بھلا کر دہشت گردوں اور ان کی پشت پناہ بیرونی طاقتوں کے خلاف ڈٹ جانے کا عزم کرے۔ ملک کے اندر اتحاد و اتفاق کی فضا کو فروغ دینے اور ضرب عضب میں قربانیاں دیتی افواج پاکستان کا حوصلہ بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ سقوط ڈھاکہ کے دن پاکستان کو سبق سکھانے والوں کی سازشوں کو بے نقاب کرنے اور ان کے مذموم مقاصد کو ہر ایک پر آشکار کرنا ہر محب وطن پاکستانی کا فرض ہے۔ ان شاء اللہ پاکستانی قوم اس سانحے کے غم سے مزید مضبوط و توانا ہو کر نکلے گی اور مزید شدت کے ساتھ عالمی افق پر نمودار ہو گی۔

❀❀❀❀❀

بقیہ نیک و بد اعمال پر جزا

جائیں گے اور یہی معاملہ ثواب کی صورت میں بھی ہو گا۔

رب کریم کا بنی نوع انساں پر خصوصی کرم ہے کہ ہر معاملہ میں اسے رعایت دی گئی اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل اور رحمت کا نظارہ اس حدیث قدسی میں کس خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ

''ایک شخص تم سے پہلے تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال عطا کیا تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے دریافت کیا کہ میں تمہارا کس قسم کا باپ تھا؟ انہوں نے کہا تو (ہمارا) اچھا باپ تھا پھر اس نے کہا (تو اچھا میری وصیت پر عمل کرنا) میں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی اور جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور جلا کر پیس ڈالنا' اس کے بعد مجھے تیز ہوا چلنے والے دن دریا میں ڈال دینا' چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے موافق اسی طرح کیا، اللہ بزرگ و برتر نے اس کے ذرات کو جمع کر کے دریافت کیا کہ تجھے اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا تو اس نے عرض کیا تیرے خوف نے پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت میں لے لیا۔'' (صحیح بخاری)

توجہ فرمائیے کہ وہ ذات کریم اپنے بندوں پر کس درجہ مہربان ہے اور خوف خدا رکھنے والے ایسے شخص کو بھی بخش دیا کہ جس نے تمام عمر کوئی نیکی بھی نہ کی، مگر جہاں تک اعمال و افعال کے حساب و ثواب کی بات ہے تو جب میزان عدل قائم کیا جائے گا تب ہر ذی روح کو اس کا بدلہ دیا جائے گا، نیک اعمال پر جنت اور بداعمال پر جہنم میں بھجوایا جائے گا۔ اس موقع کا ایک منظر حدیث مبارکہ میں ایک نیا رخ اجاگر کرتا ہے' سیدنا ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

''جنت میں جو شخص بھی داخل ہو گا دوزخ میں اس کا ٹھکانہ اس کو دکھلا دیا جائے گا اگر وہ برائی کرتا، تاکہ وہ زیادہ شکر کرے اور جو شخص بھی دوزخ میں داخل کیا جائے گا اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھلا دیا جائے گا اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اس کو حسرت ہو۔'' (صحیح بخاری)

بتایا جاتا ہے کہ اس موقع پر گناہ گار حسرت کریں گے کہ ان کو دوبارہ دنیا میں بھجوایا جائے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزار سکیں مگر پھر مہلت نہیں مل سکے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس عارضی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ حاکم و خالق حقیقی کے احکامات کے تابع کر دیں ورنہ بھٹکتے رہنے کی صورت میں ہونے والے خسارہ کا کبھی ازالہ ممکن نہ ہو سکے گا اور سوچئے کہ پھر ہم کس منہ سے اپنے خالق و مالک کا سامنا کریں گے۔

❀❀❀❀❀

کرسمس کی حقیقت تاریخ کے آئینے میں

تحریر جناب عبدالوارث گل (سابقہ وارث مسیح)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں انسان کسی بھی مذہب، گروہ، فرقہ، قوم یا ملک سے ہو، اسے خوشی چاہیے۔ وہ خوش ہونا، ہنسنا اور مسکرانا چاہتا ہے، وہ تہوار منانا چاہتا ہے۔ مذہب انسان کی اس فطرت سے واقف ہے، لہٰذا وہ اسے تقریبات، عیدوں اور تہواروں کی اجازت دیتا ہے۔

انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب وہ خوش ہوتا ہے تو اکثر و بیشتر حدود اللہ سے تجاوز کر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آسمانی مذاہب نے ان تقریبات، عیدوں اور تہواروں کو پاکیزہ رکھنے کی ہمیشہ تاکید کی ہے۔لیکن حضرت انسان کی خواہش نفس کی تکمیل کے آگے جہاں مقدس الہامی کتب اور صحائف نہ بچ سکے وہاں یہ بے چاری عیدیں اور تہوار کیا چیز ہیں؟

کرسمس (Christmas) دو الفاظ کرائسٹ (Christ) اور ماس (Mass) کا مرکب ہے۔

کرائسٹ (Christ) مسیح (علیہ السلام) کو کہتے ہیں اور ماس (Mass) اجتماع، اکھٹا ہونا ہے یعنی مسیح کے لیے اکٹھا ہونا، مسیحی اجتماع یا یوم میلاد مسیح۔

یہ لفظ تقریباً چوتھی صدی کے قریب قریب پایا گیا۔ اس سے پہلے اس لفظ کا استعمال کہیں نہیں ملتا۔

دنیا کے مختلف خطوں میں کرسمس کو مختلف ناموں سے یاد کیا اور منایا جاتا ہے۔ اسے یول ڈے نیٹوئی (پیدائش کا سال) اور نوائل (پیدائشی یا یوم پیدائش) جیسے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ (نوائے وقت 27 دسمبر 2005ء)

بڑا دن بھی کرسمس کا مروجہ نام ہے۔ یہ یوم ولادت کے سلسلے میں منایا جاتا ہے کیونکہ مسیحیوں کے لیے یہ ایک اہم اور مقدس دن ہے، اس لیے اسے بڑا دن کہا جاتا ہے۔

نہ صرف مسیح علیہ السلام کی تاریخ پیدائش بلکہ سن پیدائش کے حوالے سے بھی مسیحی علماء میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ عام خیال ہے کہ سن عیسوی AD جو کہ مخفف ہے Anno domini (یعنی ہمارے خداوند کا سال) مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے مگر قاموس الکتاب اور دیگر مسیحی کتب کی ورق گردانی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسیح علیہ السلام کی ولادت باسعادت 4 یا 6 ق م میں ہوئی۔ قاموس الکتاب میں 4 ق م دی گئی ہے جبکہ مائیکل ہارٹ "The Hundred" میں چھ ق م تسلیم کرتا ہے۔ مسیحی کلیساؤں میں مسیح علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کے اختلاف کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسا اسے 25 دسمبر کو۔ مشرقی آرتھوڈوکس کلیسا 6 جنوری کو اور ارمنی کلیسا 19 جنوری کو مناتا ہے۔ کرسمس کے تہوار کا 25 دسمبر ہونے کا ذکر پہلی مرتبہ شاہِ قسطنطین (جو کہ چوتھی صدی عیسوی میں بت پرستی ترک کر کے عیسائیت میں داخل ہو گیا تھا) کے عہد میں 325 عیسوی میں ہوا۔ یہ بات صحیح طور پر معلوم نہیں کہ اولین کلیسا بڑا دن مناتے بھی تھے یا نہیں، یاد رہے کہ مسیح علیہ السلام کی صحیح تاریخ پیدائش کا کسی کو علم نہیں۔ تیسری صدی عیسوی میں اسکندریہ کے کلیمنٹ نے رائے دی تھی کہ اسے 20 مئی کو منایا جائے۔ لیکن 25 دسمبر کو پہلے پہل روم (اٹلی) میں بطور مسیحی مذہبی تہوار مقرر کیا گیا تا کہ اس وقت کے ایک غیر مسیحی تہوار، جشن زحل Saturnalia کو (یہ رومیوں کا ایک بڑا تہوار تھا، اس روز رنگ رلیاں خوب منائی جاتی تھیں) جو سورج کے راس الجدی پر پہنچنے کے موقع پر ہوتا تھا، پس پشت ڈال کر اُس کی جگہ مسیح علیہ السلام کی سالگرہ منائی جائے۔ (قاموس الکتاب ص 147) چونکہ رومی قوم میں مسیحی تعلیمات کو جوں کا توں پہنچانا ایک مشکل بلکہ ناممکن سی بات معلوم ہوتی تھی اسی لئے مسیحی مبلغین نے رومی مذہب وتہذیب کو Chrischanise کرنے کی بجائے Chrischanity کو Romanise کرنے کا فارمولہ اپنایا جو کہ بہر حال کامیاب رہا۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحی مذہب میں ایک سے زیادہ عقائد و تہوار ایسے ہیں جن کا تاریخی حوالے سے جائزہ لیا جائے تو بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

ایک مسیحی محقق شہزادہ تحسین گل کرسمس کے رد میں گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نا صرف 25 دسمبر مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا دن نہیں بلکہ اس دن کو سورج و بت پرست اقوام میں ایک خاص اور مقدس دن تصور کیا جاتا تھا' اسی لئے وہ اس دن کو پورے جوش و خروش سے منایا کرتے تھے۔ مزید بائبل کے مندرجہ ذیل چند حوالے جو کہ ایک شاہ کلید Master Key کی حیثیت رکھتے ہیں پیش کئے جا رہے ہیں جس سے مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا دن تو پھر بھی نہیں مگر ماہ کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

انجیل لوقا (باب ۱، آیت نمبر 26 تا 31) میں لکھا ہے

"چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرۃ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔۔۔اور فرشتہ نے اسے کہا کہ اے مریم خوف نہ کر کیوں کہ خداوند کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا اس کا نام یسوع رکھنا۔"

ہم جانتے ہیں کہ جب مریم علیہا السلام کو مذکورہ بالا پیغام دیا جا رہا تھا تب Gregorian Calendar کا تو تصور بھی نہیں تھا' 525 عیسوی میں Dionysius Exiquus کے مشورے پر عیسوی کیلنڈر کی بنیاد رکھی گئی چنانچہ (قاموس الکتاب اور دیگر مسیحی کتب کے حوالے سے سن عیسوی کا آغاز مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے 525 سال بعد شروع ہوا)

مزکورہ بالا آیت میں چھٹا مہینہ یقیناً یہودی کیلنڈر کا ہی ذکر کیا گیا ہے اور یہودی کیلنڈر کا چھٹا مہینہ الول کا ہوتا ہے جو Gregorian Calendar کے مطابق اگست میں آتا ہے۔ نیچے دیے گئے کیلنڈر سے بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی

قدیم اسرائیلی کیلنڈر

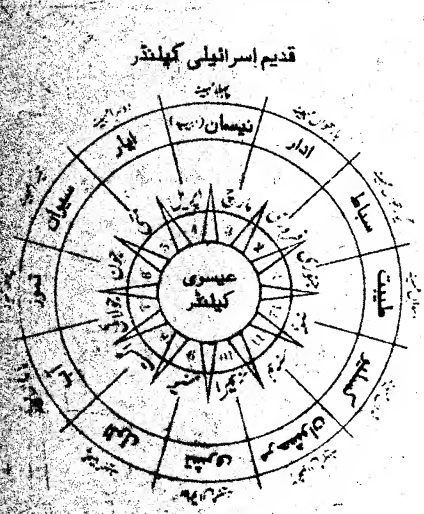

یعنی اگر مریم علیہا السلام کو یہودی چھٹے مہینے میں الول میں بشارت ملتی ہے تو نو ماہ بعد مسیح علیہ السلام کی پیدائش یہودی مہینہ تیار میں ہونا بنتی ہے یعنی اپریل یا مئی جو کہ عین گرمی کے موسم میں ہوتا ہے جبکہ دسمبر کے مہینے کا مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے دور کا بھی تعلق نہ ہے۔ بعض مسیحی محققین کے نزدیک لوقا میں بیان کردہ چھٹا مہینہ دراصل الیشبع کے حمل کا چھٹا مہینہ ہے جو کہ بڑی ہی نامعقول سی بات معلوم ہوتی ہے۔ اگر ان کی یہ بات مان بھی لی جائے تب بھی مسیح علیہ السلام کی پیدائش ماہ دسمبر میں نہیں بنتی کیونکہ بائبل کے مطابق ان کے حمل کی ابتداء ماہ دسمبر میں ہوئی، اس لحاظ سے چھٹا مہینہ مئی ہوا اور اس میں سیدہ مریم علیہا السلام کو حمل ٹھہرا' نو ماہ شمار کئے جائیں تو جنوری کا مہینہ بنتا ہے اور اگر نو ماہ کے بعد ولادت تسلیم کر لیں تو فروری کا مہینہ بنتا ہے اسی ضمن میں لوقا کی انجیل باب 1 میں جہاں مریم علیہا السلام کو یہ بشارت دی گئی کہ:

''اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا اس کا نام یسوع رکھنا۔''

اسی باب کی آیت نمبر 36 میں یوں مرقوم ہے:

''اور دیکھ تیری رشتہ دار الیشبع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے اور اب اس کو جو بانجھ کہلاتی تھی چھٹا مہینہ ہے۔''

یعنی مریم علیہا السلام کو جب مسیح علیہ السلام کی بشارت دی گئی تب الیشبع کو چھ ماہ کا حمل تھا' الیشبع کے شوہر زکریا علیہ السلام کو جب یوحنا کی بشارت ملتی ہے تب زکریا علیہ السلام ہیکل میں خداوند کے مقدس میں خوشبو جلانے کی ذمہ داری ادا کر رہے تھے۔

لوقا (باب 1 آیت نمبر 5 تا 13) میں یوں لکھا ہے:

''یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں ابیاہ کے فریق میں سے زکریا نام کا ایک کاہن تھا اور اس کی بیوی ہارون کی اولاد میں سے تھی اور اس کا نام الیشبع تھا اور وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سب احکام و قوانین پر بے عیب چلنے والے تھے اور انکے اولاد نہ تھی کیونکہ الیشبع بانجھ تھی اور دونوں عمر رسیدہ تھے۔ جب خدا کے حضور اپنے فریق کی باری پر کہانت کا کام انجام دیتا تھا تو ایسا ہوا کہ کہانت کے دستور کے موافق اس کے نام کا قُرعہ نکلا کہ خداوند کے مقدس میں جا کر خوشبو جلائے اور لوگوں کی ساری جماعت خوشبو جلاتے وقت باہر دعا کر رہی تھی کہ خداوند کا فرشتہ خوشبو کے مذبح کی داہنی طرف کھڑا ہوا اسکو دکھائی دیا۔ زکریا دیکھ کر گھبرایا اور اس پر دہشت چھا گئی مگر فرشتہ نے اس سے کہا اے زکریا! خوف نہ کر کیونکہ تیری دعا سن لی گئی اور تیرے لئے تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا تو اس کا نام یوحنا رکھنا''

لہٰذا مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ زکریا اور اس کی بیوی الیشبع کا تعلق ابیاہ کے قبیلے سے تھا جو کہ ہارون کاہن کی نسل میں سے تھا۔ تواریخ ایک باب نمبر 24 آیت نمبر 1 تا 11 کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ خاندان ابیاہ کو خداوند کے گھر میں جس مہینے خدمت کا موقع ملتا تھا وہ یہودی کیلنڈر کے مطابق چوتھا مہینہ تھا یعنی جب زکریا علیہ السلام کو یوحنا کی بشارت ملی تو وہ سال کا چوتھا مہینہ تھا ''تموز'' جو کہ Gregorian Calenda کے مطابق جون میں آتا ہے یعنی الیشبع کو جون میں حمل ٹھہرتا ہے' جون سے جولائی ایک اگست دو ستمبر تین اکتوبر چار نومبر پانچ اور دسمبر چھ، پیچھے ہم پڑھ چکے ہیں کہ جب مریم علیہا السلام کو بشارت مسیح علیہ السلام ہوئی ساتھ فرشتہ نے یہ بھی بتایا کہ دیکھ تیری رشتہ دار الیشبع کے بیٹا ہونے والا ہے اور اب اسکو چھٹا مہینہ ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش دسمبر میں نہیں بلکہ قدرت خداوندی سے مریم علیہا السلام کے پردہ رحم میں حمل دسمبر میں ٹھہرتا ہے' اب اگر دسمبر سے بھی نو ماہ کی گنتی پوری کریں تو مسیح علیہ السلام کی پیدائش اگست یا ستمبر میں بنتی ہے نا کہ دسمبر میں۔

4 صدیوں تک 25 دسمبر تاریخ ولادت مسیح علیہ السلام نہیں سمجھی جاتی تھی۔ 530ء میں سیتھیا کا ڈایونیس اکسیگز نامی ایک راہب جو ایک منجم (Astrologer) بھی تھا، تاریخ ولادت مسیح علیہ السلام کی تحقیق اور تعین کے لیے مقرر ہوا۔ سو اُس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت 25 دسمبر مقرر کی کیونکہ مسیح علیہ السلام سے پانچ صدیاں قبل 25 دسمبر مقدس تاریخ سمجھی جاتی تھی۔ بہت سے دیوتاؤں کا اس تاریخ پر یا اس سے ایک دو دن بعد پیدا ہونا تسلیم کیا جا چکا تھا، چنانچہ راہب نے آفتاب پرست اقوام میں عیسائیت کو مقبول بنانے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت 25 دسمبر مقرر کر دی۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ اس قوم نے ہفتے میں سورج کی عبادت کے لیے ایک دن مختص کیا ہوا تھا اور اس دن کو وہ مقدس سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ اس کو Sundayholiday کہا جاتا ہوگا جو کہ آج عیسائیوں کے یہاں بھی مقدس اور عبادت کا دن ہے جبکہ بائبل کی تعلیمات کے مطابق پورے سات دنوں میں جو مقام و مرتبہ ہفتہ یعنی سبت کے دن کو حاصل ہے وہ کسی اور دن کو نہیں۔ (واللہ اعلم)۔

قرآن مجید کی سورت مریم پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے:

﴿فَاَجَآءَ هَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا﴾ (سورہ مریم 22 تا 25)

''پھر دردِ زہ اسے (مریم علیہا السلام کو) کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ وہ کہنے لگی اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہوتی۔ پھر اس (فرشتے) نے اس کے نیچے سے آواز دی کہ غم نہ کر، یقیناً تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا تو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔''

اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ مسیح علیہ السلام کی جائے پیدائش ریاست یہودیہ کے شہر بیت اللحم میں ہوئی جیسا کہ حدیث میں آتا ہے بَيْتُ اللَّحْمِ حَيْثُ وُلِدَ عِيسٰى۔ اور اس علاقے میں موسم گرما کے وسط یعنی جولائی، اگست میں ہی کھجوریں ہوتی ہیں۔ قرآن مجید کے ذریعے اللہ نے یہ امر واضح کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کھجوریں پکنے کے مہینے' جولائی یا اگست کے کسی دن میں ہوئی تھی نہ کہ 25 دسمبر کو، جو کہ یہودیہ (موجودہ فلسطین) میں سخت سردی اور بارشوں کا مہینہ ہوتا تھا۔

جہاں تک یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سرد موسم میں کھجوروں کا پکنا ایک معجزہ یا کوئی کرامت بھی ہو سکتا ہے تو اس پر بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ آیت کے ظاہری سیاق و سباق سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس درخت پر

پہلے ہی سے پھل موجود تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے صرف تنے کو ہلانے کا حکم دیا وگرنہ جو اللہ مریم کے حجرہ میں بے موسم کے پھل مہیا کر سکتا ہے وہ درخت کے نیچے کھجوریں کیوں نہیں گرا سکتا۔

کرسمس ٹری:

''کرسمس ٹری'' کا تصور بھی جرمنوں ہی کا پیدا کردہ ہے۔ کرسمس ٹری کی بدعت ایک عرصہ تک جرمنی تک محدود تھی۔ 1847ء میں برطانوی ملکہ وکٹوریہ کا خاوند جرمنی گیا اور اسے کرسمس کا تہوار جرمنی میں منانا پڑا تو اس نے پہلی مرتبہ لوگوں کو کرسمس ٹری بناتے اور سجاتے دیکھا۔ اسے یہ حرکت بہت بھلی لگی، لہٰذا وہ واپسی پر ایک ٹری ساتھ لے آئے۔ 1848ء میں پہلی مرتبہ لندن میں کرسمس ٹری بنوایا گیا۔ اسے یہ ایک دیوہیکل کرسمس ٹری تھا جو شاہی محل کے باہر آویزاں کیا گیا۔ 25 دسمبر 1848ء کو لاکھوں لوگ یہ درخت دیکھنے لندن آئے اور اُسے دیکھ کر گھنٹوں تالیاں بجاتے رہے۔

(ایوری مینز انسائیکلو پیڈیا، نیو ایڈیشن 1958ء)

ایک رپورٹ کے مطابق آج کل صرف برطانیہ میں 07 لاکھ کرسمس ٹری بنائے جاتے ہیں جن پر 150 بلین پاؤنڈ خرچ آتے ہیں۔ اس پر ستم ظریفی یہ کہ 200 بلین پاؤنڈ کے بلب اور چھوٹی ٹیوب لائٹس بھی نصب کی جاتی ہیں۔ کرسمس ٹری پر جلائی جانے والی لائٹس تقریباً پورا مہینہ جلائی جاتی ہیں۔ یوں صرف ایک ٹری پر ہزار پاؤنڈ یعنی ایک لاکھ ستر ہزار روپے تک کی بجلی جلتی ہے۔ کرسمس کا آغاز ہوا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں میں مذہبی رجحان پیدا کیا جائے یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ابتدا میں یہ ایک ایسی بدعت تھی جس کی واحد فضول خرچی موم بتیاں تھیں لیکن پھر کرسمس ٹری آیا، پھر موسیقی، پھر ڈانس اور آخر میں شراب بھی اس میں شامل ہوگئی۔ شراب کے داخل ہونے کی دیر تھی کہ یہ تہوار عیاشی کی شکل اختیار کر گیا۔ صرف برطانیہ کا یہ حال ہے کہ ہر سال کرسمس پر 17 ارب 30 کروڑ پاؤنڈ کی شراب پی جاتی ہے۔ 25 دسمبر 2005ء کو برطانیہ میں جھگڑوں، لڑائی، مار کٹائی کے دس لاکھ واقعات سامنے آئے۔ شراب نوشی کی بنا پر 25 دسمبر 2002ء کو آبرو ریزی اور زیادتی کے 19 ہزار کیس درج ہوئے۔ ایک سروے کے مطابق برطانیہ کے ہر 7 میں سے ایک نوجوان نے کرسمس پر شراب نوشی کے بعد بدکاری کا ارتکاب کیا۔ امریکہ کی حالت اس سے بھی گئی گزری ہے۔ امریکہ میں ٹریفک کے قوانین کی اتنی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں کہ پورا سال نہیں ہوتیں۔ 25 دسمبر کو ہر شہری کے منہ سے شراب کی بُو آتی ہے۔ شراب کے اخراجات چودہ ارب ڈالر تک پہنچ جاتے ہیں۔ صرف اٹلانٹک سٹی کے جوا خانوں میں اس روز 10 ارب روپے کا جوا ہوتا ہے۔ لڑائی مار کٹائی کے واقعات کی چھ لاکھ رپورٹس درج ہوتی ہیں۔ 25 دسمبر 2005ء کو کرسمس کے روز کثرت شراب نوشی کی وجہ سے حادثوں کے دوران میں اڑھائی ہزار امریکی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ پانچ لاکھ خواتین اپنے بوائے فرینڈز اور خاوندوں سے پٹیں۔ اب تو یورپ میں بھی ایسے قوانین بن رہے ہیں جن کے ذریعے شہریوں کو یہ تلقین کی جاتی ہے کہ وہ کرسمس کی عبادت کے لیے اپنے قریب ترین چرچ میں جائیں، شراب نوشی کے بعد اپنی گلی سے باہر نہ نکلیں۔ خواتین بھی اس خراب حالت میں اپنے بوائے فرینڈز اور خاوندوں سے دور رہیں۔ (مذکورہ بالا اعداد و شمار 2004ء اور 2005ء کے ہیں۔)

ہم مسلمان بھی اپنی عیدوں پر قانون قدرت کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں اور طرح طرح کی بدعتوں کے شکار ہو چکے ہیں لیکن عیسائی دنیا اس معاملے میں مسلمانوں کے مقابلے میں بہت آگے ہے۔

بائبل میں تقریباً 38 مقامات سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ عیسائیت میں شراب نوشی حرام ہے جبکہ اس روز شراب نوشی اہتمام کے ساتھ کی جاتی ہے۔

مسلمان اور کرسمس

اسلام کی روشنی میں ایسے موقع پر ایک مسلمان کو مسیحیوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

دنیا میں بے شمار لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جو محض نمود و نمائش کے لیے اپنی تاریخ پیدائش کچھ ایسے دنوں سے منسوب کر لیتے ہیں جو قومی یا عالمی سطح پر معروف ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے یوم ولادت پر مبارک باد دینا بھی خلاف واقعہ ہے جبکہ کسی ایسی شخصیت اور دن کو ماننا اور اس کے بارے میں مبارک باد پیش کرنا کہ جن کے متعلق اول تو یہ بات واضح ہے کہ ماضی میں ان تاریخوں میں سورج دیوتا، سیارے (Jupiter, Satum) یا دیگر بتوں کی پیدائش کا جشن منایا جاتا تھا۔ دوم مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا دن تو درکنار سن پیدائش بھی معلوم نہیں۔ سوم یہ کہ عیسائیوں کا جس دن کے بارے میں عقیدہ یہ ہو کہ آج کے دن یعنی 25 دسمبر کو اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ) ایک مسلمان کسی کو اس پر کیسے مبارک دے سکتا ہے؟ یاد رکھیں یہ وہ بات ہے جس کے بارے، میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ○ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا﴾ (سورہ مریم 19 آیت 88 تا 91)

''اور انہوں نے کہا رحمان نے کوئی اولاد بنالی ہے، بلاشبہ تم ایک بہت بھاری بات (گناہ) تک آپہنچے ہو۔ قریب ہے کہ اس بات سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر پڑیں کہ انہوں نے رحمان کے لیے کسی بیٹے کا دعویٰ کیا۔''

لہٰذا مسیحی حضرات کو مبارک باد دینا یا اس ضمن میں کسی بھی تقریب میں شرکت کرنا اسلامی نظریے کے مطابق درست نہیں۔

مگر افسوس کہ ہمارے کچھ نام نہاد علمائے کرام اور آج کا ماڈریٹ مسلمان خواہ مخواہ غیروں کی تہذیب و تمدن سے مرعوب نظر آتا ہے اور بے علمی و جہالت اور نام نہاد روشن خیالی کے سبب نہ صرف مبارک باد اور خوشی کا اظہار کرتا ہے بلکہ مسلمان بھی اس موقع پر برپا کی جانے والی شراب و شباب کی محافل میں شریک ہو کر اظہار یکجہتی کا عملی نمونہ بھی پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے سے قبل میری زندگی میں ایک کرسمس ایسا بھی آیا جس کو میں نے نیکی کا کام سمجھ کے خوب دھوم دھام سے منایا جس میں 80 فیصد میرے ایسے دوستوں نے شرکت کی جو مسلمان تھے اور صرف شرکت ہی نہیں کی بلکہ ثواب سمجھ کر کرسمس پارٹی کے اخراجات میں میری معاونت بھی کی۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ اب جبکہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور گھر میں یا دیگر مقامات پر

درس قرآن کی مجالس میں شرکت کی دعوت دیتا ہوں تو وہی لوگ جو رات 3 بجے تک میرے ساتھ کرسمس مناتے تھے، عذر تراشتے ہیں۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ میں جس مادر پدر آزاد تہذیب کو ٹھوکر مار کر آیا تھا، آج کے کچھ مادہ پرست، حواس باختہ سیکولر قسم کے مسلمان اُسی تہذیب پر رال ٹپکا رہے ہیں۔ جس بے مثال فلسفۂ توحید، لاجواب نظریۂ حیات اور آخرت کی لازوال کامیابی مجھے اور میرے جیسے کروڑوں لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لائی، وہیں اس دین کی تعلیمات سے بے بہرہ، اپنے اسلاف سے کٹے ہوئے، بے یقینی اور نا اُمیدی کا طوق اپنے گلے میں ڈالے ہوئے کچھ مسلمان اُن تعلیماتِ الٰہی سے نظریں چرا رہے ہیں جس کا بدل پوری کائنات میں نہیں۔

رسالہ سہ ماہی ''ایقاظ'' نے اسی سلسلے میں فتاویٰ جمع وشائع کیے تھے جو ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں:

فقہاء نے اس مسئلہ (غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت نہ کرنے اور مبارک باد نہ دینے) پر اجماع نقل کیا ہے۔ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شام کے عیسائیوں کو باقاعدہ پابند فرمایا تھا کہ دارالاسلام میں وہ اپنے تہواروں کو کھلے عام نہیں منائیں گے؛ اور اسی پر سب صحابہؓ اور فقہا کا عمل رہا ہے، چنانچہ جس ناگوار چیز کو مسلمانوں کے سامنے آنے سے ہی روکا گیا ہو، مسلمان کا وہیں پہنچ جانا اور شریک ہونا کیونکر روا ہونے لگا؟ اس کے علاوہ کئی روایات سے حضرت عمرؓ کا یہ حکم نامہ بھی منقول ہے: ''عجمیوں کے اسلوب اور لہجے مت سیکھو۔ مشرکین کے ہاں اُن کے گرجوں میں ان کی عید کے روز مت جاؤ، کیونکہ ان پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔'' (اقتضاء الصراط المستقیم از شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ)

علاوہ ازیں کافروں کے تہوار میں شرکت اور مبارکباد کی ممانعت پر حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ سب متفق ہیں۔

فقہائے مالکیہ تو اس حد تک گئے ہیں کہ جو آدمی کفر کے تہوار پر ایک تربوز کاٹ دے وہ ایسا ہی ہے گویا اُس نے خنزیر ذبح کر دیا۔ (اقتضاء الصراط المستقیم ص ۳۵۴)

تعلیماتِ اسلام سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء و رُسُل اس کائنات میں سب سے برگزیدہ تھے، لہٰذا وہ لوگ ہمیں ان انبیاء و رسل علیہم السلام سے محبت وعقیدت کی کیا تعلیم دیں گے جن کی اپنی کتابیں ان پر ایسے گندے اور گھناؤنے الزام لگاتی ہیں کہ پڑھنے والے کی آنکھیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔ یہ مقدس معصوم عن الخطا لوگ تو قیامت تک پوری انسانیت اور زندگی کے لیے رول ماڈل ہیں۔ ایک شام مسیح علیہ السلام کے نام والا فلسفہ غلط اور ناقص ہے۔ ہر صبح و شام اللہ اور اس کے دین کے نام ہونی چاہیے۔ یہ لوگ محسنوں کی قدر اور رشتوں کا مقام ہمیں کیا بتائیں گے جو اپنے کتوں کو تو اپنے ساتھ سلاتے ہیں مگر اپنے بوڑھے والدین کو Old Home چھوڑ آتے ہیں۔ ان کے نزدیک تو تہذیب وتمدن کا مطلب ہی مذہب سے آزادی، ناچ گانا، مصوری، بت تراشی و بت پرستی، مرد وزن کا اختلاط، کثرت شراب نوشی، جنسی آوارگی، بے راہ روی، ہم جنس پرستی، سود اور لوٹ کھسوٹ ہے یعنی ہر طرح کی مادر پدر آزادی جس کے بارے میں اقبال نے کہا تھا:

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

جبکہ اسلام کے نزدیک لفظ تہذیب کا معنی ہی سجانا، آراستہ کرنا، حسین بنانا ہے۔ ہمارے یہاں ہر وہ عمل جزوِ تہذیب ہے جو ہماری شخصیت کو حسین بنائے اور ہمارے کردار کو عظیم بنائے، نیز ہماری دنیا و آخرت کو سنوارے۔ یہ ہماری تہذیب ہے۔ علم، اخلاص، خدمت اور محبت ہماری تہذیب کے بنیادی اجزا ہیں۔ یہ ہے وہ تہذیب اور اسلام کی بے مثال تعلیم جو نہ صرف انبیاء علیہم السلام کی عصمت، عزت اور مقام و مرتبہ کی حفاظت کا حکم دیتی ہے بلکہ ان کی اطاعت واتباع اور ان سے ہر وقت محبت اور ہر لمحہ ان کی اطاعت کرنے کا درس دیتی ہے۔

اسلامی تہذیب وقتی طور پر جمود کا شکار ضرور ہے مگر یہ جمود اسلام کا مستقل مقدر نہیں۔ اسلامی تہذیب کا مستقبل بھی اپنے ماضی کی طرح روشن ہے۔

❀❀❀❀❀

بقیہ طب وصحت

بن جاتا ہے مگر ہم ہیں کہ اس کی مضرت رسانیوں کے باوجود اس کی بنی رنگا رنگ مٹھائیوں کے دیوانے نظر آتے ہیں اور اس کے علاوہ سافٹ ڈرنکس کی بھی بھرمار ہے جو ہر صورت صحت انسانی کے لیے مضر ہیں۔

گڑ کو انگریزی میں Jaggery (جیگری) جبکہ فارسی میں قند سیاہ کہتے ہیں۔ گنے کے رس کو خوب پکا کر جما لیا جائے۔ جب کچھ ٹھنڈا ہو جائے تو ہاتھوں سے مل کر سفوف بنانے سے سرخ شکر تیار ہوتی ہے۔ گڑ کا مزاج دوسرے درجے میں گرم اور تر ہوتا ہے۔ طب کے ماہرین کے مطابق روزانہ چار سے چھ تولے پچاس گرام تک استعمال کافی ہے۔ گڑ کا رنگ گولڈن براؤن سے گہرا براؤن ہوتا ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ ہلکے رنگ کا گڑ بہتر معیار کا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے گڑ بنانے والے کئی طرح کے رنگ کاٹ کیمیکلز ڈال کر اس کا رنگ ہلکا پیلا کر دیتے ہیں جبکہ یہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔ گڑ بنانے کے عمل کے دوران کچھ حیاتین اور نمکیات ضائع ہو جاتے ہیں مگر چینی کے مقابل یہ پھر بھی مفید ہے۔ کیونکہ اس میں پروٹین، حیاتین، نمکیات وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔

۱۰۰ گرام گڑ میں پائے جانے والے اجزاء کی تفصیل:

کلوریز 383، کیلشیم 80 ملی گرام، میگنیشیم 112 ملی گرام، پوٹاشیم 453 ملی گرام، زنک 0.3 گرام، مینگانیز 105 ملی گرام، نیاسین 0.9 ملی گرام، کاربوہائیڈریٹس 95 ملی گرام، فولاد 3 ملی گرام، فاسفورس 40 ملی گرام، سوڈیم 27 ملی گرام، کاپر 0.5 ملی گرام، سلینیم 17.8 ملی گرام، وٹامن بی سکس 0.7 ملی گرام۔

گڑ موسم سرما میں جسم کو غذائیت کے ساتھ ساتھ حرارت عطا کرتا ہے۔ جسم سے فاسد مادوں کا اخراج کرتا اور تھکن دور کرتا ہے۔ اعصاب کو سکون دیتا اور مدافعت کے نظام کو مضبوط بناتا ہے۔ دردِ شقیقہ اور خون کی کمی میں مفید ہے۔ البتہ موٹے افراد اور ذیابطیس (شوگر) کے مریض استعمال نہ کریں۔ گڑ کو ہمیشہ خشک اور ٹھنڈی جگہ نیز ہوا بند جار میں محفوظ رکھیں۔ گڑ ایک سال تک قابل استعمال ہوتا ہے۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

وی پی آرہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

برصغیر پاک وہند میں اہل حدیث کی تاریخ

تحریر: جناب ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان

قسط نمبر2

برصغیر میں عمل بالحدیث کا احیاء کسی کے لفظ کن سے یک بیک نہیں ہو گیا، بلکہ ایک ایک مسئلے پر طویل جدوجہد ہوتی رہی جو ہماری تاریخ کا ایک اور اہم باب ہے۔عمل بالحدیث کے احیاء وترویج کے لئے لکھی جانے والی کتابیں، ان کی اشاعت، مخالفین کی طرف سے پیدا کی جانے والی رکاوٹیں، ایذا رسانیاں، صبر و استقامت کے مظاہرے، اخراج عن المساجد، عدالتی مقدمات، تعمیر مساجد و مدارس، اسی باب کا حصہ ہیں۔

عامل بالحدیث ہونے کی واضح نشانیوں میں رفع الیدین عند الرکوع و بعد الرکوع، وضع الیدین علی الصدر، جہری نمازوں میں آمین بالجہر، رفع سبابہ، رمضان شریف میں آٹھ رکعت تراویح کی ادائیگی وغیرہ ہیں۔ان وجوہ سے عاملین حدیث کو نہ صرف مار پیٹ کا نشانہ بنایا جاتا، ان کی انگلیاں توڑی جاتیں اور مساجد سے نکالا جاتا، بلکہ ان کا معاشرتی بائیکاٹ کر کے ان پر عرصہ حیات بھی تنگ کیا جاتا تھا۔ پھر عدالتوں میں مقدمات کے ذریعے ان کو پریشان کیا جاتا تھا۔ عاملین بالحدیث نے نہ صرف عمل بالحدیث کے مظہر اعمال و افعال کی سنیت وحجیت پر کتابیں لکھیں مالی مشکلات کے باوجود انہیں چھپوایا، اور پھر مفت یا نہایت کم قیمت پر انہیں عوام الناس تک پہنچایا۔مسجدوں سے نکالا گیا تو منصف کی عدالتوں سے لے کر پریوی کونسل تک مقدمات لڑے، یوں بے پناہ اخراجات برداشت کئے۔جن بزرگوں نے (مثل مولانا عبد العزیز کے والد شیخ احمد اللہ رحیم آبادی) نے اخراجات میں حصہ بٹایا، وہ ہماری تاریخ کے رجال عظیم ہیں۔کیونکہ مقدمات کی پیروی نہ ہونے سے اگر فیصلے مخالفین کے حق میں ہو جاتے اور مسجدوں کے دروازے اہل حدیثان ہند پر بند ہو جاتے تو یہ بات عملاً انہیں غیر مسلم، یا شودر قرار دیئے جانے کے مترادف ہوتی۔اس لئے اس سلسلہ کتب میں بہت سے مقدمات کی کاروائیوں کو، اور ان مقدمات کے سلسلے میں جسمانی یا مالی خدمات انجام دینے والے بزرگوں کو مناسب جگہ دی گئی ہے۔

مقدمات کے علاوہ اختلافی موضوعات پر اہل حدیث نے بڑا مسکت و مدلل لٹریچر تیار کیا۔رفع الیدین وآمین بالجہر اور رکعات تراویح پر خوب لکھا ہے۔جن لوگوں نے شروع میں ان میں سے کسی بھی مسئلے پر لکھا وہ حقیقتاً عظیم تر لوگ ہیں کیونکہ ہر سنت کے احیاء کے موقع پر یہ صورت پیش آجاتی تھی کہ مخالفوں نے تو مخالفت کرنا ہی تھی اپنے ہی مخالفانہ کتب ورسائل لکھنا اور چھپوانا شروع کر دیتے تھے کیونکہ ہر عمل بالحدیث کا احیاء جہاں غیروں کی نظروں میں کھٹکتا تھا اپنوں کے لئے بھی یہ نہایت اچنبھے کی بات ہوتی تھی۔نیز ایسا خیال بھی کیا جاتا تھا کہ پہلے کیا کم مخالفت ہو رہی ہے کہ مزید محاذ کھولے جائیں۔ اس کی مثال صلوۃ تراویح کی رکعات کا معاملہ ہے۔ ہند میں عام طور پر فقہ حنفی کا رواج تھا اور احناف بیس رکعت تراویح ادا کرتے تھے۔جن لوگوں نے ابتداء میں آٹھ رکعت کی سنیت اور حجیت پر لکھنا شروع کیا وہ بھی عملی زندگی میں بیس رکعت ہی کے پابند تھے۔جیسا ڈپٹی سید امداد العلی صاحب کی ۱۸۶۸ء میں لکھی جانے والی کتاب امداد السنہ (جو آپ نے خود ہی چھپوا کر اہل علم شائقین میں مفت تقسیم فرمائی تھی) سے ظاہر ہوتا ہے۔اس کتاب میں وہ احناف کے خلاف اور آٹھ رکعت کی حمایت میں لکھ رہے ہیں لیکن ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ وہ خود بیس رکعت ہی پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے آٹھ رکعت کے بارے میں فتوی دیا تو اس کی مخالفت میں مولوی غلام رسول قلعوی صاحب سے منسوب ایک کتاب حضرت مولوی علاء الدین وغیرہ ہی نے شائع کر دی جو ایک لحاظ سے گوجرانوالہ میں اہل حدیث کے اولین کارکنوں میں سے تھے۔جس کے جواب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا بٹالویؒ نے اپنے ایک شاگرد سے کتاب لکھوائی۔۔شیخ الاسلام مولانا بٹالوی صاحبؒ کے شاگرد کی کتاب عزیزم محمد سہیل نے ڈھونڈھ نکالی ہے اور کیونکہ دہلوی صاحبؒ کی کتاب صمصام التحقیق علی مغالطة التنبیه الرفیق بھی عزیزم سہیل نے ڈھونڈھ نکالی ہے اور شیخ الاسلام بٹالوی صاحب کا فتوی در بارہ تراویح بھی ہمیں مل گیا ہے، اور ڈپٹی امداد علی صاحب کی ۱۸۶۸ء میں شائع ہونے والی امداد السنہ بھی مولانا محفوظ الرحمن کی مہربانی سے جامعہ سلفیہ بنارس سے مل گئی ہے۔صلوۃ التراویح سے متعلق یہ داستان ان یادگار کتابوں کی زبانی کسی جلد میں پیش کی جائے گی۔

حضرت میاں صاحب دہلویؒ اگرچہ عمل بالحدیث کے علم بردار تھے اور حضرت مولانا عبد اللہ غزنویؒ کو حدیث بھی پڑھا چکے تھے جو اس سے قبل رفع الیدین وغیرہ کی وجہ سے افغانستان سے نکالے جا چکے تھے، لیکن ابھی خود رفع الیدین نہیں کرتے تھے اور احناف کے طرز پر نماز پڑھتے تھے، حتی کہ حافظ محمد یوسف امرتسری نے ۱۸۶۰ء کے عشرے کے آغاز میں دہلی جا کر ان کی خدمت میں عرض کیا کہ جب آپ رفع الیدین کو سنت جانتے ہیں تو خود کیوں نہیں کرتے۔

بنا بریں جہاں عمل بالحدیث کی تاریخ میں حضرت میاں نذیر حسین صاحب دہلویؒ کا مقام نہایت بلند ہے، حافظ محمد یوسفؒ (جو مقابلتاً ایک غیر معروف شخص ہیں) بھی اہل حدیث کے حقیقی رجال کار میں سے ہیں۔

انیسویں صدی عیسوی کے ہندوستان میں مسلمانوں کو نیچریت سے بھی واسطہ پڑا۔سرسید احمد خان نے عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات لکھتے ہوئے بہت سے مسائل میں امت مسلمہ کے متفقہ مسائل سے انحراف کیا اور اس طریق فکر کو نیچریت کا نام دیا گیا۔ بڑے بڑے اور تعلیم یافتہ مسلمان سرسید احمد خان کے متبعین میں شامل ہو گئے۔سرسید احمد کی دیگر قومی خدمات کے مجموعی اثر نے بھی اس طرز فکر کو پروان چڑھایا۔عاملین بالحدیث نے نیچریت کے رد میں بھی کمر باندھ لی۔ڈپٹی سید امداد العلی مصنف امداد الاحتساب علی المداهنین فی احکام اهل الکتاب، اور امداد الآفاق فی الرد علی تهذیب الاخلاق، اس میدان کے شہسواروں میں شمار ہوئے (یہ کتب بھی عزیزم سہیل نے تلاش کر لی

ہیں) کچھ عرصہ بعد شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے اس محاذ کو سنبھال لیا اور اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی متعدد جلدوں میں وسیع پیمانے پر نیچریت کے رد میں لکھا۔ یہاں تک کہ سرسید احمد کے مرکز علی گڈھ میں بھی ان کی کتابوں کا بائیکاٹ ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ خود سرسید احمد خان نے بھی آخر عمر میں اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات سے رجوع کر لیا تھا۔

سید امداد العلی مرحوم کی درج بالا کتابیں ہمیں تا حال میسر نہیں آئیں، لیکن شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے نیچریت کے رد میں جو کچھ لکھا ہے اسے تاریخ اہل حدیث کے ایک اہم باب ہونے کی حیثیت سے میں نے اپنے سلسلہ کتب میں شامل کرنا شروع کر دیا ہے۔ کچھ تحریریں جلد ۵ میں اور کچھ جلد ۶ میں نقل ہو چکی ہیں اور امکان ہے کہ آئندہ آنے والی جلدوں میں سے ایک جلد خاص اسی موضوع پر مشتمل ہو جس میں شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کی تحریروں کے علاوہ دیگر بزرگوں مثل مولانا سید ابو المنصور امام فن مناظرہ اہل کتاب، مولانا سید نصیر الدین احمد الہ آبادیؒ، وغیرہ کی تحریروں کو بھی شامل کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

عیسائی پادریوں کی یلغار کو روکنے میں اہل حدیث کے اکابر نے جو مساعی جمیلہ فرمائی ہیں وہ بھی ہماری تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ ہندوستان کے بیشتر حصے پر انگریزوں کی حکومت رہی۔ انہوں نے حکومتی سطح پر مذاہب کی آزادی کی پالیسی کو اپنایا، تاہم عیسائی پادریوں نے مشنریوں کے روپ میں عیسائیت کے فروغ کی بے پناہ کوششیں کیں۔ اسلام کے خلاف کتابیں لکھیں، انہیں چھپوایا، پھیلایا، پڑھوایا۔ سکول اور دیگر تعلیمی درس گاہیں کھولیں جہاں کے اعلی معیار تعلیم کی وجہ سے مسلمان شرفاء کے بچے وہاں داخل ہوتے اور انہیں معلوم اور نامعلوم طریقوں سے عیسائیت کی طرف راغب کیا جاتا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد انہیں معزز ملازمتیں دلوائی جاتیں، اعلی تعلیم کے لئے وظائف کا اہتمام کر کے انگلینڈ بھجوایا جاتا۔ مشنری ہسپتال قائم کئے جہاں علاج کے لئے آنے والے مسلمانوں کو حیلے بہانوں سے عیسائیت کی طرف مائل کیا جاتا۔ غرض عیسائی پادریوں نے مختلف طریقوں سے اسلام اور مسلمانوں کو ہدف بنایا۔

عاملین بالحدیث نہ اتنے سرمایہ دار تھے کہ عیسائی مشنری سکولوں کے بالمقابل اسی معیار کے سکول کالج قائم کر سکتے، نہ ان کے پاس اتنے وسائل تھے کہ اعلی تعلیم یافتہ لوگوں کو اعلی ملازمتیں دلوا سکیں، نہ اتنے وسائل تھے کہ لوگوں کو یورپی ممالک میں تعلیم کے لئے وظائف دے سکیں۔ نہ وہ اتنے سرمایہ دار تھے کہ اعلیٰ پیمانے کے ہسپتال بنا سکیں۔ یہ تو بے نوا فقیروں پر مشتمل ایک انتہائی مختصر سی جماعت تھی جس کے حدود اربعہ کو سمجھنے کے لئے یہ بات پیش نظر رکھ لینا فائدہ مند ہوگی کہ ۱۸۶۰ء تک میرے خیال کے مطابق ان علاقوں میں جنہیں آج ہماچل پردیش، ہندوستانی کشمیر، پاکستانی کشمیر، ہریانہ، ہندوستانی پنجاب، پاکستانی پنجاب، سندھ، بلوچستان کہا جاتا ہے، شاید ایک مسجد بھی ایسی نہ تھی جسے عاملین بالحدیث کی مسجد کہا جا سکے۔ اس وسیع طول وعرض میں منتشر عاملین بالحدیث کی تعداد چند سینکڑوں سے زیادہ نہ تھی۔

ایسی مختصر نیز بے کس و بے نوا جماعت نے عیسائی پادریوں کی یلغار روکنے میں جو مقدور بھر کردار ادا کیا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ انہوں نے پادریوں کے اعتراضات کے جوابات لکھے، ان سے مناظرے کئے، انہوں نے کئی کتابیں اور رسائل شائع کئے۔ سید الطائفہ مولانا نذیر حسین دہلوی کے شاگردان رشید مثل حافظ ولی اللہ لاہوریؒ، مولوی عبد المجید دہلویؒ، حضرت شیخ الاسلام مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالویؒ، حضرت شیخ الاسلام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسریؒ نے عیسائی پادریوں کے خلاف لکھا اور مناظرے کئے۔ الغرض عیسائیت کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے میں اہل حدیث علماء کی خدمات کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے ایک جلد کے مخصوص کئے جانے کی متقاضی ہیں۔ اللہ تعالی کی توفیق شامل حال رہی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا بھی کیا جائے گا۔

عمل بالحدیث کے احیاء کے ردعمل میں برصغیر میں حجیت حدیث کے منکرین کا ایک گروہ بھی پیدا ہوا۔ سرسید احمد خان کے جدید افکار نے بھی اس فتنے کی آبیاری کی۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی اس طرز فکر کے قائد کے طور پر سامنے آیا۔ بعد میں بعض دیگر حضرات اس طریق فکر کے علم برداروں کے طور پر سامنے آئے اور وسیع پیمانے پر اس کے اثرات مرتب ہوئے۔ اہل حدیث حضرات نے اس فتنہ کی بیخ کنی میں اپنا کردار ادا کیا۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا عبد الجبار عمر پوریؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ وغیرھم جیسے اکابر نے منکرین حدیث کے رد میں لکھا اور ان سے مناظرے اور مباحثے کئے۔ اس ضمن میں بھی اہل حدیث علماء کی مساعی جمیلہ تاریخ اہل حدیث کا ایک سنہرا باب ہے جس کی تفصیل کسی آئندہ جلد پر رکھ چھوڑی گئی ہے۔ ان شاء اللہ!

برصغیر ہندوستان میں ہندو آبادی کی اکثریت ہے اور مسلمان اقلیت میں ہیں۔ مغلوں کے زوال کے بعد اکثریت نے اقلیت کو دبانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ ہندوؤں نے مختلف طریقوں سے کوششیں کیں کہ مسلمان اپنے مذہب کو خیر باد کہہ دیں اور ہندومت کے دامن میں سما جائیں۔ انہوں نے اسلام، قرآن مجید اور پیغمبر اسلام ﷺ پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کی اور مقدسات اسلامیہ کی تضحیک وتذلیل پر کمر باندھ لی۔ انہوں نے کتابیں لکھیں، مناظروں کے میدان سجائے، غرض مختلف النوع طریقوں سے مسلمانوں کو نیچا دکھانے اور برصغیر کو مسلمان کے وجود سے خالی کرانے کی کوششیں کیں۔ عاملین بالحدیث نے مسلمانوں اور مقدسات اسلامیہ کے دفاع میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مولانا عبید اللہ نومسلم پائیلی " مصنف تحفۃ الہند، اور شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی دفاع عن المسلمین کی کاوشیں اہل حدیثانِ ہند کی گراں قدر خدمات کا اہم باب ہے اور ان شاء اللہ یہ بھی ہمارے اس سلسلہ کتب کا حصہ بننے جا رہا ہے۔

انیسویں صدی کے آخری عشرے کے ہندوستان میں قادیانیت کے عنوان سے ایک فتنے نے جنم لیا جب پنجاب کے قادیان نامی ایک موضع کے مرزا غلام احمد نے احمد ﷺ کی غلامی ترک کر کے احمد ﷺ کی مسند ہی پر دعوی کر دیا۔ اس نے مسیح، مہدی اور نبی ہونے کے دعاوی سے مسلمانوں کو محمد عربی ﷺ کی غلامی کی بجائے قادیانی متنبی کا حلقہ بگوش ہونے کی دعوت دی۔ اس کے دعاوی کی تردید میں علماء اسلام کی مساعی کو ردّ قادیانیت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس خدمت کے انجام دینے والوں میں اہلحدیث حضرات کا حصہ سب سے زیادہ ہونے کے باوجود دور حاضر کے مسلمانوں کی نظروں سے بوجوہ اوجھل رہا ہے۔ تاہم پچھلے چند برسوں سے اس

موضوع پر بہت سا لٹریچر سامنے آ چکا ہے اور ہزارہا صفحات پر مشتمل ۳۰ جلدیں ماہنامہ محدث لاہور اور مجلہ خاتم النبیین ڈسکہ کی ویب سائٹ پر آن لائن ہو چکی ہیں جن میں سے تقریباً بیس جلدیں انڈیا اور پاکستان میں شائع ہو چکی ہیں۔ نیز کم و بیش ۱۰ مزید جلدیں ترتیب وتدوین کے مختلف مراحل میں ہیں (جن میں سے سات جلدیں مکمل ہو کر ماہنامہ محدث لاہور کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ ہونے کے لئے دے دی گئی ہیں)۔ اس میدان میں مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی، سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا شمس الحق ڈیانوی، مولانا محمد عبداللہ شاہ جہان پوری، مولانا محمد بشیر سہسوانی، مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی، مولانا نور احمد لکھوی، مولانا محمد اسماعیل علی گڈھی، مولانا عبدالمجید دہلوی، مولانا صوفی عبدالحق غزنوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا محمد جعفر تھانیسری، مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی، مولانا عبدالحق کوٹلوی سرہندی، مولانا سعد اللہ سعدی لدھیانوی، مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی، منشی الٰہی بخش لاہوری، مولانا ابوالحسن تبتی، مولانا خدا بخش واعظ محمدی، مولانا قاضی عبدالاحد خان پوری، مولانا ابوالمسیح احمد دین سیالکوٹی، مولانا ابونعیم عبدالعظیم حیدرآبادی، ماسٹر شیخ غلام حیدر چکوالی، جناب منشی مولا بخش کشتہ امرتسری، مولانا عبدالعزیز قلعوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری، سید عبدالرحیم شاہ مکھوی، مولوی محمد امین واعظ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس۔ مولانا محمد علی لکھوی، میر محمد واعظ اہل حدیث کانفرنس بھانبھڑی، مولوی محمد یعقوب بھانبھڑی، مولوی مہرالدین آف میاں ونڈ، مولوی نور محمد میانوی جہلمی، مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ، مولوی عبدالغفار خیری دہلی، حافظ محمد عبداللہ روپڑی، مولوی شاہ محمد قلعہ میہاں سنگھ، منشی اللہ دتا مختار، جناب منشی عبدالحی کوہاٹی، بابو حبیب اللہ کلرک، حافظ فضل الرحمان ناظم انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ، مولانا عبدالحکیم نصیر آبادی، مولوی محمد یوسف کلکتوی، سید محمد شریف گھڑیالوی، مولانا نور حسین گرجاکھی، مولوی محمد شفیع قلعہ میاں سنگھ، مولوی قادر بخش پٹیالوی، مولانا حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی گجراتی، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، بابو محمد اسحاق امرتسری، مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی، مولانا احمد الدین گکھڑوی، حافظ گوہر دین موضع ورک ضلع گورداسپور، میاں علی محمد درزی موضع سوہل ضلع گورداسپور، مولوی عبدالکریم گھدووالہ فیروز پور، مولوی محمد عبداللہ امام مسجد لوہاراں بٹالہ، مولوی محمد شریف قریشی ٹاہلیاں ضلع جہلم، مولوی عبدالحی فتح گڈھ ضلع گورداسپور، حاجی محمد یونس شروانی رئیس دتاولی ضلع علی گڑھ، مولوی عبدالعزیز واعظ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس ڈیرہ غازی خان، حکیم محمد ابراہیم ٹھیکیدار بھٹیاں ضلع گورداسپور، ابوسعید محمد شریف بھٹیاں ضلع گورداسپور، ابوالحریز ملک عبدالعزیز ملتانی آنریری واعظ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، مولانا عبدالستار دہلوی، حافظ محمد گوندلوی، حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا محمد رفیق خان پسروری، مولانا محمد یونس پرتاپ گڑھی دہلوی، مولانا محمد داؤد غزنوی، مولانا ابومسعود قمر بنارسی، مولانا ابوسعید عبدالرحمٰن فرید کوٹی، حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں ضلع گورداسپور، پروفیسر یوسف سلیم چشتی، مولانا ابوسعید عبدالعزیز جالندھری لدھیانہ، میاں محمد علی تارکش جے پور، حافظ احسان الٰہی ظہیر، مولانا محمد یحیٰ گوندلوی، مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری، مولانا ابوسلیمان محمد عبداللہ گورداسپوری، مولانا محمد ابراہیم خادم وغیرھم رحمھم اللہ اجمعین اور مولانا محمد یوسف انور، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا ابوصہیب محمد داؤد ارشد، مولانا عبدالحفیظ مظہر وغیرھم کی ردقادیانیت میں خدمات کا اختصار تحریک ختم نبوت کی کسی جلد کا عنوان بھی بنایا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

وہابی تحریک کے زیر عنوان اہل حدیثان ہند نے مسلک وملت کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ بھی ہماری تاریخ کا نہایت اہم باب ہے، اسلئے انہیں بھی اس تاریخ کا حصہ بنایا جائیگا۔ ان شاء اللہ۔ درحقیقت برصغیر کی تاریخ اہل حدیث تحریک وہابیت کے تذکرے کے بغیر نامکمل بھی ہے۔

گذشتہ چند برسوں کی تلاش وجستجو کی بدولت بہت سا لٹریچر مجھے ملا ہے جو مناسب موقع پر تدوین وترتیب کے مراحل سے ان شاء اللہ گذرے گا۔ تاہم یہ بات یاد رہے کہ سارے وہابی، اہل حدیث نہیں تھے، جیسا کہ حضرت سید احمد شہید بریلویؒ عاملین بالحدیث میں شامل نہیں تھے اور نہ ہی حضرت مولانا عبدالحی بڈھانویؒ اور میر محبوب علی دہلویؒ۔ دوسری طرف حضرت شاہ اسماعیل شہید دہلویؒ اور مولانا ولایت علی صادق پوریؒ وغیرہ عاملین بالحدیث میں شامل تھے۔ یہی حال تحریک وہابیت میں شامل عوام کا تھا' کچھ عاملین بالحدیث تھے اور کچھ حنفی المسلک۔

انیسویں صدی کے نصف آخر میں وہابیان نجد کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ نجد وحجاز ان کے لئے تپتا ہوا تنور بنا ہوا تھا۔ ان کے سرداروں کا مقدر پھانسی کے پھندے تھے، ان کے عامی لونڈی، غلاموں کے طور پر فروخت ہوتے تھے۔ ان کے شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی کتاب التوحید کا تحریف شدہ نسخہ عام کر کے برصغیر کے مسلمانوں کو ان سے انتہائی متنفر اور بدظن کر دیا گیا تھا۔ اس دور میں ہندوستان کے عاملین بالحدیث نے نجدی وہابیوں کو ملجا ومامن مہیا کیا، ان کی مقدور بھر مالی اعانت کرتے رہے، ان کے طلباء کو مدرسہ نذیریہ دہلی میں جگہ دیتے رہے۔ نیز انہوں نے اور ان کے شیخ کی کتاب التوحید کا صحیح نسخہ حاصل کر کے اور پھر اس کا اردو ترجمہ کر کے ۱۸۸۰ء کے عشرے کے ابتدائی برسوں میں برصغیر میں شائع کر کے عوام الناس میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی مقدور بھر کوشش بھی کی۔ مولانا عبدالحلیم شرر کا کیا ہوا کتاب التوحید کا اولین اردو ترجمہ ہندوستان کے عاملین بالحدیث کی خدمات کا نہایت قابل قدر اہم حصہ ہے۔ اس قدیمی ترجمے کا ایک نسخہ حاصل کر کے اسے کمپوز کیا جا چکا ہے اور چونکہ اسی ترجمے کے ذریعہ کتاب التوحید ہندوستان کے عاملین بالحدیث کے لٹریچر میں شامل ہوئی، اس لئے ارادہ ہے کہ کسی مناسب مقام پر اسے شامل سلسلہ کر دیا جائے۔ اسی طرح حضرت شیخ محمد حیاتؒ سندھی کی تحفۃ الانام فی العمل بالحدیث النبی علیہ السلام اور شیخ صالح بن محمد عمری فلانیؒ کی ایقاظ ھمم اولی الابصار کی کمپوزنگ بھی ہو چکی ہے جسے اس جلد میں شامل کرنے کا ارادہ ہے جو نواب صدیق حسن مرحوم کی خدمات اور ان کی کسی تالیف سے منور ہوگی۔

حضرت مولانا سید نذیر حسین کی سوانح حیات بھی مناسب موقع پر اس تاریخ کا حصہ بنے جا رہی ہے، اور

ان کے مکتوبات بھی جن کی کمپوزنگ ہو چکی ہے۔ ہندی عاملین بالحدیث پر چلنے والے یا ان کی طرف سے دائر کردہ بہت سے عدالتی مقدمات کی روداد یں سابقہ جلدوں میں نقل ہو چکی ہیں اور کچھ مزید مقدمات بھی آئندہ شامل سلسلہ ہوں گے۔ کئی یادگار مناظرے نقل ہو چکے ہیں اور کئی اپنی باری کے تاحال منتظر ہیں۔ بہت سی یادگار کتابیں یا ان کی تلخیصات شامل سلسلہ ہو چکی ہیں، اور مولانا محمد سعید بنارسیؒ کی خدمات، مقدمات اور تصانیف سلسلہ کتب میں اندراج کے لئے اپنی باری کے منتظر ہیں۔ اسی طرح مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی کی خدمات نیز اخبار اہل حدیث امرتسر (جس کی کم وبیش تمام فائلیں مل گئی ہیں)، اخبار محمدی دہلی، اخبار توحید امرتسر میں بکھرے ہوئے ان گنت موتی اس سلک مروارید میں پروئے جانے کے منتظر ہیں۔

زیر نظر جلد میں تقلید جامد کے حصار پر عاملین بالحدیث کی منجنیقوں سے گولہ باری کی داستان کا کچھ حصہ بیان ہوا ہے، اور ہندوستان کی ملت اسلامیہ میں اٹھنے والے نیچریت کے سیلاب بلاخیز کے مقابل بند باندھنے اور اس کا رخ موڑنے کے لئے کی گئی علمی کاوشوں کا بیان ہوا ہے۔

چھٹی جلد کا آغاز ۱۸۷۷ء میں جاری ہونے والے اشتہار مسائل عشرہ اور اس کے ضمیمے سے ہوا ہے اور ۱۸۷۸ء میں سفیر ہندوستان کے ۴ عدد تتموں کا مضمون نقل ہوا ہے۔ بعد ازاں شیخ الاسلام بٹالویؒ نے اپنی جوابی گذارشات کو اشاعۃ السنۃ کے نام سے شائع کرنا شروع کر دیا۔ ۱۸۷۸ء کے آخر تک میں اشاعۃ السنۃ کے ۶ شمارے شائع ہوئے۔ ان دس اشاعتوں کو اشاعۃ السنہ کی جلد اول تصور کر کے شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ نے ۳۱ جنوری ۱۸۷۹ء کو شائع ہونے والا شمارہ ماہنامہ اشاعۃ السنۃ المطہرہ کی دوسری جلد کا پہلا نمبر قرار دے دیا۔

یاد رہے کہ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے جب اشتہار مسائل عشرہ کے جوابات لکھنا شروع کئے تو انہیں چھپوانے کے لئے کسی مسلمان اخبار رسالے یا مطبع کی خدمات حاصل نہ ہو سکیں۔ نتیجتاً عیسائیوں کے ایک اخبار سفیر ہندوستان امرتسر کے ضمیموں کی صورت میں آپ نے جوابی سلسلہ شروع کیا۔ جب کچھ عرصہ بعد وہ اپنا رسالہ ماہنامہ اشاعۃ السنہ کے عنوان سے نکالنے کے قابل ہوئے تو اس کے لئے عوام الناس تک پہنچانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے کہ اہل علم شائقین کو جو خریداری کی استطاعت نہیں رکھتے تھے دعائے خیر کے عوض ارسال کر دیا جاتا تھا۔

ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی جلد اول میں اشتہار مسائل عشرہ کے ان جوابات کے جوابات ہیں جو کان پور، لکھنؤ، اور بنارس کے علماء احناف اور مولوی محمد شاہ پاک پٹنی کی طرف سے نکلے تھے۔ یاد رہے کہ مولوی محمد شاہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کے بعض افکار کی تردید میں تنویر الحق نامی کتاب لکھ کر مولوی نواب قطب الدین دہلویؒ کے نام سے شائع کروائی تھی جس کے جواب میں حضرت شیخ الکل میاں نذیر حسین محدثؒ دہلوی کی معیار الحق منظر عام پر آئی تھی۔

اشاعۃ السنہ کی جلد دوم کا آغاز اس بحث سے شروع ہوا ہے کہ احناف کی جانب سے لکھے جانے والے رسالے ادلہ کاملہ کا مصنف کون ہے۔ شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کا ماننا تھا کہ یہ جواب اگرچہ مولوی محمود حسن دیوبندیؒ کے نام سے منظر عام پر آیا ہے لیکن درحقیقت یہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تحریر ہے، اسی لئے ادلہ کاملہ کا جواب دیتے ہوئے آپ نے مولانا قاسم نانوتویؒ ہی کو مخاطب بنایا ہے۔ بعد میں جب مولانا قاسم نانوتویؒ کی وفات ہو گئی اور ادلہ کاملہ کا کتابی صورت میں مصباح الادلہ (جس پر تقریظات لکھنے والوں میں اس دور کے مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبید اللہ پائیلی نومسلم مصنف تحفۃ الہند اور حجۃ الہند بھی شامل تھے) کی صورت میں جواب طبع ہو کر شائع ہو گیا تو شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ نے مصباح الادلہ کو ادلہ کاملہ کا کافی وشافی جواب سمجھتے ہوئے اس موضوع پر اپنی گذارشات کا سلسلہ ختم کر کے عنان قلم کو سید احمد خان دہلوی اور ان کے نیچری عقائد کی تردید کی طرف موڑ دیا۔

سید احمد خان دہلوی کے نیچری نظریات وعقائد جب موضوع بحث بنے تو اشاعۃ السنہ کی جلد دوم میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے کانشنس، امام غزالی، شرح حدیث، مذہب اور لامذہبی، رفع اشتباہ، نیچریہ کی اسلام سے مخالفت، احکام مذہبی میں دست اندازی، اثبات نبوت، مہدیوں کی تعجب ناک حالت اور معنی وبانی کی تحقیق وغیرہ عنوانات پر مدلل مقالات قلم بند کئے جنہیں ہم نے چھٹی جلد میں شامل کر دیا ہے تاہم چند مقالات جو قسط وار شائع ہوئے تھے اور ان کا معتد بہ حصہ اشاعۃ السنہ کی آئندہ جلدوں میں آیا ہے، انہیں میں نے تاریخ اہل حدیث کی کسی آئندہ جلد کے لئے رکھ چھوڑا ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ ردنیچریت کے لئے مخصوص ہوگی۔

قارئین! یہ خبر سن کر شاید خوشی محسوس فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی بدولت تاریخ اہل حدیث کی جلد ۷، جلد ۸، جلد ۹ اور جلد ۱۰ بھی مکمل ہو کر کمپوز ہو چکی ہیں۔ اور اب دو ہزار پانچ سو صفحات پر مشتمل چاروں جلدیں پروف ریڈنگ کے مرحلہ سے گذر رہی ہیں۔ قارئین دعا فرمائیں کہ یہ مرحلہ بھی جلد بحسن وخوبی طے ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

بقیہ متعدی بیماریاں

معافی چاہو، پھر اس کی طرف پلٹو، وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا' مجرموں کی طرح منہ نہ پھیرو۔''

﴿وَ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ﴾ (ہود: 3)

''اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ تو وہ ایک مدت خاص تک تم کو اچھا سامان زندگی دے گا اور ہر صاحب فضل کو اس کا فضل عطا کرے گا۔''

بالخصوص جبکہ ایسی بیماریوں کے پھیلاؤ کا سبب یہ ہے کہ بے حیائیوں کا دلیری سے ارتکاب کیا جاتا ہے، حرام لذتوں سے کھلے عام لطف اندوز ہوا جاتا ہے، ناجائز خواہشوں کے آگے کوئی روک ٹوک نہیں، ہم جنس پرستی، زنا، بدکاری اور بیہودگی جیسی برائیاں عام ہیں۔ اس بارے میں عالمی اعداد وشمار انتہائی مہیب اور خوفناک ہیں اور تباہی وبربادی کی خبر دیتے ہیں۔

یاد رکھیے کہ جو شخص متعدی بیماریاں جان بوجھ کر پھیلانے میں سرگرم ہو، وہ فسادی ہے اور عبرت ناک سزا کا مستحق ہے۔

نیک و بد اعمال پر جزا

تحریر
جناب امیر افضل اعوان

مذاہب عالم کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جائے تو آپ کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہوجائے گا کہ دنیا کے تمام مذاہب انسان کو اچھے کاموں کی تعلیم دیتے اور صحیح راہ پر چلتے ہوئے برائی سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود معاشرتی طور پر ان مذاہب کے ماننے والوں میں ان کی مذہبی تعلیمات و احکامات کا رنگ نمایاں نظر نہیں آتا۔ دنیا میں تیزی سے پھیلتی ہوئی ابتری اور انواع و اقسام کے مسائل اس امر کے شاہد ہیں کہ معاشرہ میں قول و فعل کا تضاد حد سے بڑھتا جارہا ہے جس کی وجہ سے معاشی واخلاقی اقدار دم توڑتی جارہی ہیں۔ اسلام ایک فطری وعالمگیر مذہب ہے کہ جس میں ہر شعبہ زندگی کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے گود سے گور تک ابن آدم کی رہنمائی کردی گئی۔ یہ بھی واضح کردیا گیا کہ خیر و شر کی اس جنگ میں اگر نیکی کے کاموں پر انسان اجر و ثواب کا حق دار ہے تو بد اعمال و افعال پر وہ عذاب و سزا کا مستحق گردانا جائے گا اور امت مسلمہ کو تو ویسے ہی خیر الامت کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾

(آل عمران)

''تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئی ہیں' اچھے کاموں کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا' کچھ ان میں سے ایماندار ہیں اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔''

غور فرمائیے کہ اس آیت مبارکہ میں خود اللہ تعالیٰ خبر دے رہا ہے کہ امت محمد یہ تمام امتوں سے بہتر ہے۔ متعدد احادیث میں بھی مذکور ہے اور مفسرین بھی یہی فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تم تمام امتوں سے بہتر ہو اور سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والے ہو۔ اس امت کو افضل قرار دیئے جانے کی ایک بڑی دلیل اس امت کے نبی ﷺ کی افضلیت ہے۔ آپ ﷺ تمام مخلوق کے سردار اور تمام رسولوں علیہم السلام سے زیادہ اکرام و عزت والے ہیں۔

نسل انسانی پر خالق کائنات کا خصوصی کرم و فضل ہے کہ اسے ہر معاملہ میں بہت رعایت دی گئی، یہاں تک کہ بدی کی صورت میں معافی کی مہلت دیئے جانا بھی اللہ پاک کی انتہائی کرم نوازی ہے۔ مگر دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے اسلام حق و سچ کی تفریق واضح کرتے ہوئے انسان کو صراط مستقیم پر چلنے کا درس دیتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ ہر انسان اپنے کئے کا خود ہی ذمہ دار ہے۔ حق تعالیٰ قرآن کریم میں اس امر کو مزید واضح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝﴾ (الزمر)

''(اے پیغمبر!) بیشک ہم نے (یہ) کتاب لوگوں کی (ہدایت) کے لئے تم پر (دین) حق کے ساتھ نازل کی ہے، تو جو کوئی ہدایت حاصل کرے گا اپنے ہی لئے کرے گا اور جو گمراہ ہوگا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر (پڑے گا) اور تم ان پر کچھ داروغہ تو نہیں (کہ زبردستی ان کو راہ پر لاؤ)۔''

یہ آیت مبارکہ اہل عرب کے آپ ﷺ کے ساتھ ہونے والے اصرار پر نازل کی گئی۔ یہاں وضاحت کی جارہی ہے کہ ہمارا کام تھا کہ ہم لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ پیدا کریں۔ سو ایسی کتاب ہم نے آپ ﷺ پر نازل کردی جو ٹھوس حقائق پر مبنی ہے تاکہ لوگوں پر اتمام حجت ہوجائے اور آپ (ﷺ) کا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچا دیں اور وہ پیغام آپ (ﷺ) نے پہنچا دیا، لوگوں کو زبردستی ان حقائق کا قائل بنانا آپ (ﷺ) کی ذمہ داری نہیں، آگے ہر شخص خود اپنا نفع سوچ لے، اگر نصیحت قبول کرے گا تو اس میں اس کا اپنا ہی بھلا ہے اور اگر اکڑ جائے گا اور مخالفت پر اتر آئے گا تو اس کی سزا خود بھگتے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیاوی زندگی کی مہلت ختم ہوجانے کے بعد جب اس دارالامتحان سے انسان رخصت ہوجائے گا تو وہاں جاکر اپنے بد اعمال و افعال پر شرمساری بہت کرب ناک لمحہ ہوگی۔

نسل انسانی پر خالق کائنات کا خصوصی کرم و فضل ہے کہ اسے ہر معاملہ میں بہت رعایت دی گئی، یہاں تک کہ بدی کی صورت میں معافی کی مہلت دیئے جانا بھی اللہ پاک کی انتہائی کرم نوازی ہے۔ مگر دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے اسلام حق و سچ کی تفریق واضح کرتے ہوئے انسان کو صراط مستقیم پر چلنے کا درس دیتا ہے

انسان کی حقیقی راہنمائی کے لئے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اس پیرائے میں بتایا گیا ہے کہ نیکی و بدی پر عذاب و ثواب کی کیفیت اور حقیقت کیا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا جارہا ہے کہ

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (الجاثیۃ)

''جو کوئی نیک کام کرتا ہے وہ اپنے ہی لیے کرتا ہے اور جو کوئی برائی کرتا ہے تو اپنے سر پر وبال لیتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

مسلمانوں پر کفار کے مظالم کا سلسلہ دراز ہوا تو اس آیت مبارکہ کا نزول عمل میں آیا جس میں انہیں درگزر اور صبر و تحمل کا درس دیتے ہوئے دنیا و آخرت کی حقیقت بارے سمجھایا گیا ہے مگر یہ احتسابی عمل و تفریق ہر انسان اور اس کے ہر عمل پر ثابت آتی ہے۔ اسی طرح ایک اور

مقام پر فرمایا جارہا ہے کہ

﴿وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝﴾ (الشوریٰ)

''اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

یہاں انسان کو اس کے بداعمال کی وجہ سے درپیش آفات و مصیبتوں کی بابت نشاندہی کرتے ہوئے اللہ رب العالمین کے رحم و کرم کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ابن آدم کے بہت سے گناہ تو وہ اپنے فضل سے ویسے ہی معاف فرما دیتا ہے۔ اسی باب میں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝﴾ (الأنعام)

''جو کوئی اللہ کے ہاں نیکی لے کر آئے گا تو اسے اس نیکی کا دس گنا ثواب ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا اسے اتنی ہی سزا دی جائے گی جتنی اس نے برائی کی تھی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

اسی پیرائے میں ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النسآء)

''اللہ (کسی پر) ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا، بلکہ کسی نے (ذرہ بھر بھی) نیکی کی ہو تو وہ اسے دوگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔''

یعنی اللہ وہ عظیم و برتر ہستی ہے کہ وہ کسی کے حق میں ازخود ظلم والا معاملہ نہیں فرماتا بلکہ اپنی شان کریمی سے نیک اعمال کو بھی بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے اجر عظیم بھی عطاء فرماتا ہے جو کہ اس پاک کی اپنے بندوں کے ساتھ بے مثل محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

عصر حاضر میں انسان کی انتہائی بدقسمتی کہ وہ دنیا میں اپنے بھجوائے جانے کے مقاصد کو ہی فراموش کر بیٹھا ہے ورنہ صورتحال یکسر مختلف ہوتی۔ کہا جاتا ہے کہ کسی نیک انسان کی زندگی سے اخلاص و مروت اور درد دل نکال دیا جائے تو صرف عبادت باقی رہ جاتی ہے اور عبادت کے لئے تو اللہ پاک کے پاس فرشتوں کی کوئی کمی نہیں، دیگر مخلوقات بھی صبح شام اس کی حمد و ثناء میں مشغول رہتی ہیں تو یہاں اس امر کی مزید وضاحت کھل کر سامنے آتی ہے کہ خالق کائنات کی طرف سے انسان کو دنیا میں بھجوائے جانے کے پس پردہ کیا مقاصد کارفرما ہیں؟ بلاشبہ انسان کی عافیت و بھلائی کے لئے قرآن و حدیث کی شکل میں اسے جامع راہنمائی بہم پہنچا دی گئی تاکہ وہ دن و رات، نیکی و بدی میں امتیاز کر سکے، اسی طرح کسی بھی نومسلم کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش کا مژدہ سناتے ہوئے اسے بھی آئندہ زندگی کے لئے اسی ضابطہ کی حدود کا پابند کر دیا گیا ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے' سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

''جب آدمی مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کا اسلام اچھا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو جن کا اس نے ارتکاب کیا تھا معاف کر دیتا ہے اور اس کے بعد (پھر) معاوضہ (شروع ہوتا ہے کہ) نیکی کا بدلہ اس کے دس گنا سے سات سو گنا تک اور برائی کا اسی کے موافق (دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے معاف فرما دے۔'' (بخاری)

گویا جزاء و سزا، راحت و سکون اور نقصان و وبال کے جو اصول وضع کئے گئے ہیں اس سے کسی کو بھی مفر کی گنجائش نہیں' ہاں اگر اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے اسے ازخود معاف کر دے تو وہ الگ بات ہے۔

کبھی غور کیجئے کہ نسل انسانی پر خالق و مالک کی کس قدر خاص کرم نوازی ہے کہ گناہ کرنے کے بعد بھی اس پر توبہ کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور رحمت خداوندی تو وہ بحر بے کراں ہے کہ ازل سے ابد تک کوئی نہ تو اس کا کنارہ دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی گہرائی کا مشاہدہ بچشم خود کر سکتا ہے، وہ بخشنے پر آئے تو کسی جانور کے ساتھ حسن سلوک پر بھی رحمتوں کے خزانے کھول دیتا ہے۔ ایک حدیث پاک میں مذکور ہے' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک آدمی چل رہا تھا، اسی دوران میں اسے پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے سوچا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے پکڑا پھر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا' اللہ نے اس کی نیکی قبول کی اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا چوپائے میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر والے یعنی جاندار میں ثواب ہے۔'' (صحیح بخاری)

اللہ وہ عظیم و برتر ہستی ہے کہ وہ کسی کے حق میں ازخود ظلم والا معاملہ نہیں فرماتا بلکہ اپنی شان کریمی سے نیک اعمال کو بھی بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے اجر عظیم بھی عطاء فرماتا ہے جو کہ اس پاک کی اپنے بندوں کے ساتھ بے مثل محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس حدیث پاک میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ مخلوق خدا خواہ وہ انسانی ہو یا غیر انسانی اس کے ساتھ بھلائی بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اگر کوئی نیک یا بدعمل اگلے مرحلہ میں تسلسل اختیار کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی تواتر کے ساتھ آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔ اس باب میں ایک حدیث پاک میں مرقوم ہے' سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ظلم کی وجہ سے کوئی خون نہیں ہوتا (یعنی کوئی شخص قتل نہیں ہوتا) مگر حضرت آدمؑ کے پہلے لڑکے (قابیل کی گردن) پر اس کے خون کا گناہ کا ایک حصہ ڈال دیا جاتا ہے' اس لیے کہ میں اس نے پہلے خون کرنا ایجاد کیا اور اس نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا' اس طریقہ سے جو شخص بری بات (یا گناہ کا کام) ایجاد کرے تو اس کا وبال اس پر ہوتا رہے گا۔'' (سنن نسائی)

حدیث مبارکہ میں وضاحت کر دی گئی کہ اگر آپ کا ثواب یا گناہ آنے والی نسلوں میں سرایت کر جاتا ہے تو آپ کے بداعمال آپ کے لئے عذاب کا باعث بن

باقی صفحہ 13 پر

طب وصحت

گڑ' خوش ذائقہ غذا اور دوا

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

ایک زمانہ تھا کہ ہمارے ہاں بالخصوص دیہات میں گھر آنے والے مہمان کو گڑ یا شکر کا شربت بطور تواضع پیش کیا جاتا تھا جو میٹھا ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر بے حد غذائی اور دوائی افادیت کا حامل ہوتا' مگر اب حالات بدل چکے ہیں اور شہروں کی بات تو چھوڑیئے دیہات میں بھی لوگ گڑ اور شکر کو بھول چکے ہیں اور سفید چینی جسے سفید زہر کہنا زیادہ مناسب ہو گا' کے فدائی اور شیدائی ہو چکے ہیں اور گڑ کی بجائے چینی کا بہت زیادہ استعمال کر رہے ہیں حالانکہ ابلاغ کے باعث پیدا ہونے والے شعور وآگہی کی وجہ سے دیہاتی لوگ بھی چینی کی مضرت رسانیوں اور گڑ کی غذائی ودوائی افادیت کے بارے میں خوب جانتے ہیں لیکن دولت کی ہوس کے باعث گنا شوگر ملوں کو اور راب یا تیار کردہ گڑ برآمد کر دیتے ہیں اور صورتِ حال اس طرح بن چکی ہے کہ آج کے زمانے میں گڑ استعمال کرنے والوں کو قدامت پسند اور دیہاتی کا لقب دیا جاتا ہے۔ اب تو کوئی اپنے مہمان کو گڑ یا شکر کی چائے پیش کرنے کا خیال بھی نہیں کرتا کیونکہ اس صورت میں جس قسم کے جملے سننے پڑیں گے اس سے انسان منہ چھپاتا پھرتا ہے۔

سفید چینی جسے سفید زہر کا نام دیا جاتا ہے' انسانی جسمانی نظام کو تباہ کرنے میں کوئی اس کا ثانی نہیں ہے' کیونکہ اسے سفید دانے دار بنانے کے لیے خطرناک قسم کے کیمیکل استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگر کیمیکلز استعمال نہ کیے جائیں تو اتنی شفاف رنگت ہو ہی نہیں سکتی۔ چینی کے بکثرت استعمال کے باعث اس کی قیمتوں میں بھی بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے اور اس کی خوردہ قیمت ۶۰ روپے فی کلو تک پہنچ چکی ہے۔ ہمارے ہاں گنا بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ آپ موسم سرما میں کسی دیہاتی علاقے میں چلے جائیں تو گنے کے لہلہاتے ہوئے کھیت نظر آئیں گے مگر یہ سب تجارتی بنیادوں پر کاشت کیا جاتا ہے جبکہ پہلے صرف گھریلو استعمال کے لیے کاشت کیا جاتا تھا۔ اب کسان تجارتی بنیادوں پر کاشت کرتے اور بڑا منافع کما رہے ہیں۔

شوگر ملوں کی کثرت کے باعث گنے کی مانگ بڑھ چکی ہے' اس کا ریٹ بہت زیادہ ہو چکا ہے اور کسان بھی اسے تجارتی بنیادوں پر کاشت کر کے خوب قیمت وصول کر رہا ہے جبکہ شوگر ملیں خوب گنا خرید کر چینی بنا رہی ہیں۔ اگر کچھ لوگ گنے سے گڑ اور شکر بناتے ہیں تو وہ گھریلو استعمال کی بجائے تجارتی بنیادوں پر افغانستان بھیج دیتے ہیں۔ اس طرح گڑ کی قیمتیں بھی آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں۔ اس وقت جتنے بھی شربت مارکیٹ میں ہیں سب مصنوعی چینی سے تیار کردہ ہیں۔ دیکھنے میں تو یہ اچھے بھلے لگتے ہیں مگر حقیقت میں میٹھا زہر ہیں جو لوگ پی رہے ہیں۔ ہمیں بچپن کے دن یاد ہیں۔ موسم گرما میں گڑ کے شربت یا ستوؤں کا ایک خاص ذائقہ اور لطف ہوا کرتا تھا اور ہر عمر کے لوگ بڑی رغبت سے یہ ٹھنڈا شربت نوش جاں کرتے تھے۔

گڑ یا شکر سے بنائی گئی چائے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ یہ نہ صرف لطف دیتی ہے بلکہ نظامِ ہضم کی اصلاح بھی کرتی ہے۔ پہاڑی علاقوں کے رہنے والے اب بھی گڑ اور شکر کی چائے بناتے اور پیتے ہیں۔ موسم برسات میں گڑ کی روٹیاں بہت لطف دیتی ہیں۔ موسم سرما میں دیہات میں تلوں اور السی کو بھون کر پھر اس میں گڑ ملا کر گول لڈو بنا کر کھائے جاتے تھے۔ اس میں گھی کا آمیزہ اس کا لطف دوبالا کر دیتے۔ اسی طرح چنے اور مکئی وغیرہ بھون کر گڑ ملا کر دوستوں اور مہمانوں کو کھلایا جاتا تھا۔

یوں نہ صرف ہر عمر کے لوگ اس سے لطف اندوز ہوتے بلکہ جسم کو حرارت پہنچا کر کئی امراض سے محفوظ رہتے تھے۔ ان کا استعمال موسم سرما میں شدت سردی سے محفوظ رکھتا ہے مگر اب طرزِ زندگی میں تبدیلی آچکی ہے۔ ان صحت بخش غذاؤں کی بجائے مہمانوں کی خاطر مدارت چینی سے بنی چائے اور مٹھائیوں سے کی جاتی ہے اور ہر کوئی جاننے کے باوجود استعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دیہی علاقوں میں گڑ کی جگہ رنگ برنگی مٹھائیاں تواضع کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

گزرے وقتوں میں دیسی طب کے ماہرین سالوں پرانا گڑ نسخوں میں استعمال کرتے' کیونکہ گڑ جس قدر پرانا ہو گا اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔ گڑ جس قدر بھی کھا لیا جائے اس کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا جبکہ سفید چینی کے باعث موٹاپا اور ذیابطیس کے مرض میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ دیہات کے لوگ گڑ کا استعمال کرتے تھے اس لیے ذیابطیس (شوگر) کے مرض سے محفوظ رہتے تھے۔ گڑ کئی امراض کے علاج کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پرانا گڑ کھانسی اور دمہ کے لیے بھی مفید ہے۔ پہلے وقتوں میں لوگ ہاضمے کے لیے کھانے کے بعد تھوڑا سا گڑ کھاتے تھے اور یوں یہ ان کی سویٹ ڈش بھی ہوتی۔ پرانا گڑ قبض کے لیے بہت فائدہ مند ہے اور کوئی اس کا متبادل نہیں ہے۔

اطباء حضرات معجون کو گڑ کے شیرہ میں تیار کرتے۔ اس طرح اس کی افادیت بڑھ جاتی۔ گڑ انسان کے اعصابی نظام کو طاقت بخشتا ہے اور بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ کپڑے کی ملوں اور کپاس کی فیکٹریوں میں کام کرنے والے لوگ کام ختم کر کے گڑ کھاتے ہیں۔ یوں معدے کے اندر داخل ہونے والے روئی کے ذرات اور مضر صحت کیمیکلز جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ گڑ کی چائے بچوں کی کھانسی اور بلغم کے اخراج میں مفید ہے اور معدہ کو درست رکھتی ہے۔ گڑ اور شکر میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں جو گنے کے رس میں ہیں بشرطیکہ کسان اس کو سفید کرنے کے لیے بے تحاشا سوڈا اور دوسرے کیمیکلز استعمال نہ کریں۔ اگر بے تحاشا سوڈا اور کیمیکلز سے گڑ کو سفید کیا جائے تو پھر یہ گڑ بھی مضر صحت ہے جیسے کہ سفید چینی۔ گڑ کی میل کاٹنے کے لیے بھنڈی کا رس بہتر ہے۔ اس طرح گڑ بھی صاف اور شفاف ہو جائے گا اور مضر صحت بھی نہیں ہو گا۔

گڑ میں خشک میوہ جات شامل کر کے تھوڑا دیسی گھی ملا کر موسم سرما میں کھانا مفید ہے۔ اگرچہ اس گڑ کی رنگت سیاہی مائل ہو مگر افادیت اور مزہ بہت ہوتا ہے۔ طب یونانی کی رُو سے گڑ جسم کو موٹا کرتا ہے۔ گنے کے رس میں بھی قدرت نے بڑی شفا رکھی ہے۔ گنے کا رس یرقان میں مفید ہے۔ منہ کی بدبو دور کرتا ہے اور گردوں کو صاف کرتا ہے۔ بہترین توانائی بخش ٹانک ہے۔ معدہ کی تیزابیت کو بڑھنے نہیں دیتا۔ جسم سے زہریلے مادے ختم کرتا ہے' گلے کی خراش کو دور کرتا ہے۔

موسم گرما میں لُو لگنے میں مفید ہے۔ یہ لوا مشروبات کا بہترین متبادل ہے۔ ہلکا قبض کشا اور بخار میں مفید ہے۔ گنے کے رس میں وٹامن اے' بی اور سی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں لیکن جب یہی رس کیمیکلز کے ذریعے چینی کی صورت اختیار کرتا ہے تو زہر

باقی صفحہ 17 پر

اخبار الجماعۃ

سپاس تعزیت

گزشتہ دنوں میری بیٹی کی وفات پر جو احباب نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے یا جنہوں نے گھر آ کر یا بذریعہ ٹیلیفون اظہارِ تعزیت کیا اور میرے غم میں شریک ہوئے، میں ان سب کا شکر گزار ہوں پاکستان سے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ، رانا محمد شفیق خاں پسروری ایڈیشنل سیکرٹری مرکزیہ اور مدیر اعلیٰ اہل حدیث بشیر انصاری، و دیگر احباب کا بھی بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعاؤں کی التماس ہے۔ والسلام!

(مولانا) محمد ابراہیم میر پوری
چیئرمین اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم

مولانا عدیل احمد آزاد کی گوجرانوالہ آمد

گوجرانوالہ۔ ۱۲ دسمبر جناب مولانا عدیل احمد آزاد ایم اے ریسرچ سکالر پیغام ٹی وی چینل لاہور، جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ کی انتظامیہ کی دعوت پر گوجرانوالہ تشریف لائے اور جامعہ میں اصلاحِ معاشرہ کے موضوع پر بڑا جامع اور ایمان افروز خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا جس سے سامعین بے حد متاثر ہوئے۔ بعد نماز جمعہ آپ کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ بعد ازاں آپ کو شکریہ اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ (نمائندہ خصوصی)

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ایبٹ آباد کے انتخابات مکمل

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ایبٹ آباد کے انتخابات مکمل ہو گئے۔ مولانا محمد سلیمان نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی زیر نگرانی منعقدہ انتخابات میں مولانا محمد الیاس مشتاق امیر جبکہ قاری عبدالحفیظ ناظم اور سردار حاجی یعقوب ناظم مالیات منتخب ہو گئے۔ بعد ازاں نو منتخب امیر نے شوریٰ کی مشاورت سے اپنی کابینہ تشکیل دی۔

المرسل: قاری عبدالحفیظ، ناظم تحصیل ایبٹ آباد

ضرورت رشتہ

ایک ۴۲ سالم زمیندار عالم دین، دینی مدرسہ کے مہتمم کو دوسری شادی کے لیے ایک اہل حدیث عالمہ کا رشتہ درکار ہے۔ جو طالبات کا مدرسہ چلانے میں معاون ثابت ہو۔

رابطہ نمبر 0302-7316171

تحصیل رحیم یار خاں کا انتخاب

مولانا خالد محمود ندیم صاحب نگران ضلعی انتخاب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں اور تحصیل صادق آباد کا انتخاب کروایا اور ان کے دستخطوں سے درج ذیل موصول ہوا:

تحصیل رحیم یار خاں

امیر..... مرزا افتخار بیگ
ناظم..... قاری ثناء اللہ شاہد قصوری
ناظم مالیات رانا عبدالماجد ندیم

تحصیل صادق آباد کا انتخاب

امیر..... قاضی عبداللطیف
ناظم..... حافظ عبدالمنان زاہدی
ناظم مالیات محمد عثمان جٹ

کابینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع میانوالی

سرپرست..... مولانا غلام حسن چھینہ 0300-8760065
امیر..... مولانا شفیع اللہ سلفی 0312-5027406
ناظم..... پروفیسر محمد خالد 0300-7860065
ناظم مالیات/ نائب امیر..... سید عبدالغفور شاہ
0301-5669942
ناظم تبلیغ..... قاری عنایت اللہ..... 0344-2417716
ناظم نشر و اشاعت..... قاری اللہ نواز..... 0308-7570015

تعلیم الاسلام کانفرنس

۲۲ نومبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث شہریاں والی کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ میں تعلیم الاسلام کانفرنس، زیر نگرانی ڈاکٹر عبدالسمیع زیر صدارت جناب مشتاق احمد چنڈیسر صدر مسجد ہذا منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالحنان (سیالکوٹ) حضرت مولانا عبدالغنی محمدی (گوجرانوالہ) حضرت مولانا حافظ عبدالمنان راسخ (فیصل آباد) نے بڑے مدلل، جامع اور پر تاثیر خطابات فرمائے۔ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

ڈاکٹر عبدالسمیع۔ ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

خطبات جمعۃ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل ایبٹ آباد کے زیر اہتمام 34 مساجد میں خطبات جمعہ مولانا الیاس مشتاق صاحب کی زیر امارت اور مولانا محمد یوسف صاحب کی سرپرستی میں رکھے گئے ہیں جس میں خصوصی تعاون پروفیسر ثاقب، آصف مسعود گلیاتی، حافظ عبدالحمید، محمد عابد سلفی، قاری آصف، محمد صدیق نے کیا اور انٹرنیشنل قرآن اکیڈمی کے احباب بھی اس میں برابر کے شریک رہے۔

المرسل: (مولانا) شبیر احمد سلفی، صدر A.S.F ہزارہ ڈویژن

A.S.F کی رکن سازی

A.S.F لاہور کے ایک گزشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ 15 نومبر کے بعد A.S.F کی رکن سازی مہم لاہور میں شروع کی جائے گی۔ اس سلسلے میں لاہور کے تمام ٹاؤنز کے امراء و ناظمین سے رابطہ کیا جائے گا۔

منجانب: حافظ صفوان احمد فاروقی

قرآن و حدیث کانفرنس

مؤرخہ 8 اکتوبر بروز بدھ عظیم الشان ایمان افروز قرآن و حدیث کانفرنس جامعہ محمدیہ اہل حدیث بستی توحید آباد، واہی جوگیاں، احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں منعقد ہوئی جس میں علامہ سیف اللہ، خالد چترو گڑھی، علامہ یٰسین حیدر آف ڈی جی خان، حضرت حافظ محمد اسلم حنیف فاضل مدینہ یونیورسٹی اور قاری عطاء اللہ خان السبیل اسلام آباد نے شان دار اور جان دار خطابات فرمائے۔

منجانب: خالد مرتضیٰ محمدی
خادم جامعہ ہذا و ناظم تبلیغ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع بہاولپور

خطبہ جمعۃ المبارک

مولانا شبیر احمد سلفی صدر اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن ہزارہ ڈویژن نے مرکزی جامع مسجد بلال اہلحدیث ملتان میں خطبہ جمعہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کوئی سیاسی لیڈر انقلاب نہیں لا سکتا اگر انقلاب آئے گا تو صرف اور صرف قرآن و حدیث سننے آئے گا۔ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتی جب تک وہ خود اپنے آپ کو تبدیل نہ کریں۔ اس ملک میں انقلاب لانے کے لیے مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہل حدیث یوتھ فورس اور اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کا ساتھ دینا ہوگا۔

منجانب: سردار طاہر رمضان گلیاتی

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

پشاور کے معصوم شہداء کی غائبانہ نمازِ جنازہ

مؤرخہ 17 دسمبر 2014ء کو مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام سانحہ پشاور کے معصوم شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا اور پر زور مذمتی احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حافظ محمد یٰسین ظہٰ نے کہا کہ معصوموں کا خون ہم سے سوال کرتا ہے کہ ان کو کس جرم میں تڑپا تڑپا کر ہلاک کر دیا گیا؟ وہ کون لوگ ہیں جو اسلام کا نام لے کر معصوموں کے خون سے ہولی کھیلتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تحریک طالبان پاکستان کے نام پر کام کرنے والی غیر ملکی ایجنسیوں پر مبنی دہشت گرد گروپ کا حکومت فوری خاتمہ کرے اور اس سلسلے میں ملوث تمام غیر ملکی ایجنسیوں کے چہروں کو بے نقاب کرے۔ ضرب عضب کی کاروائی کو تیز کر کے تمام مجرموں کو عبرت ناک سزا دی جائے تا کہ دوبارہ کسی کو ایسی کسی کاروائی کی جرأت نہ ہو۔ تحریک طالبان کے ساتھ کسی بھی قسم کی ہمدردی رکھنے والا ملامت کا حقدار ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حافظ بابر فاروق رحیمی نے کہا کہ حکومتی اداروں کو چاہیے کہ اپنے اختیارات کو پوری طرح استعمال کرتے ہوئے مجرموں کو اذیت ناک انجام سے دوچار کریں۔ ازاں بعد حافظ محمد یٰسین ظہٰ نے معصوم شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے مظاہرے اور غائبانہ نماز جنازہ میں شرکت کی۔ (ادارہ)

❁❁❁❁❁

اناللہ وانا الیہ راجعون

حافظ عبدالشکور شیخوپوری کو صدمہ!

مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی گوجرانوالہ کے نائب امیر حافظ عبدالشکور شیخوپوری کی ہمشیرہ محترمہ کا 7 دسمبر بروز اتوار انتقال ہوگیا۔ مرحومہ ایک طویل عرصہ سے علیل تھیں۔ ان کی نماز جنازہ حضرت حافظ صاحب کے آبائی گاؤں غنی آباد نزد موٹروے انٹرچینج شیخوپورہ میں حافظ عبدالشکور شیخوپوری صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ کے راہنماؤں حضرت پروفیسر سعید کلیروی، مولانا محمد صادق عتیق، مولانا محمد ابرار ظہیر، جناب عبدالرحمان عظیم، مولانا عبدالغفار قمر، مولانا امتیاز محمدی، مولانا قاری محمد شفیق بٹ، مولانا عباس راشد، مولانا قاری غلام مصطفیٰ، مولانا حافظ جابر گرجاکھی، جناب عبد السلام مغل، مولانا قاری محمد رفیق شاکر اور دیگر نے شرکت کی۔ جبکہ ناظم اعلیٰ صاحبزادہ حافظ عمران عریف اور صوبائی نائب امیر جناب میاں محمد سلیم شاہد صاحب شہر میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اگلے دن تعزیت کے لئے ان کے گاؤں گئے۔ حافظ عبدالشکور شیخوپوری نے ان تمام احباب جماعت کا جو جنازے میں شریک ہوئے اور جنہوں نے فون پر تعزیت کی خصوصاً امیر مرکزیہ حضرت علامہ ساجد میر حفظہ اللہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا ہے اور ہمشیرہ مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی التماس کی ہے۔

منجانب: عبدالغفار قمر (ناظم اطلاعات مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی)

مرکزی جمعیت اہل حدیث کوٹ رادھا کشن ضلع قصور چیئرمین سیاسی امور چوہدری رضوان عزیز کے والد گرامی چوہدری عبدالعزیز بھٹہ والے 27/28 نومبر 2014ء درمیانی شب 85 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مہمان نواز، نیک سیرت اور سماجی شخصیت تھے۔ ان کی نماز جنازہ میں ضلع بھر سے سیاسی وسماجی جماعتوں کے قائدین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس میں مقام دے۔ آمین!

شریک غم: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاروی، کوٹ رادھا کشن قصور

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

نام ہی کافی ہے

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

استوانہ

حج و عمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

ایجنٹ
عمرہ ویزہ
حاصل کریں

15 سال سے اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف عمل

نوٹ
اکانومی پیکج کے ساتھ ساتھ 3 - 4 - 5 سٹارز پیکجز بھی دستیاب ہیں

حج انرولمنٹ نمبر 13407

زیر نگرانی
علامہ شاعر اسلام سبحانی
نذیر احمد
0323-4315701

فنانس سیکرٹری
ابو عبداللہ
غلام نبی خادم
ناظم اعلیٰ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث
چک نمبر 17- کھور
0336-4236117

چیف ایگزیکٹو
حکیم کرامت اللہ
ریٹائرڈ O.T ٹیچر
0300-4619256
0321-4619256

ہیڈ آفس
A-60 ماڈرن کالونی، پیسکو روڈ، نزد امتیاز ہائی سکول، کوٹ لکھپت۔ لاہور
فون 042-35943765
فیکس 042-35943766
E-mail: astawana.hajj@yahoo.com

صحیح بخاری

مترجم
مولانا محمد داؤد راز
تقدیم و تصدیق
شیخ الحدیث مفتی محمد صاحبزادہ عبدالستار الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ
عربی متن
الشیخ احمد عنایۃ

- اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام
- مختلف نسخوں سے تقابل کے بعد نسخہ ہمدیہ کے مطابق تصحیح کا اہتمام
- خوبصورت طباعت، دیدہ زیب سرورق، خوبصورت وصاف لکھائی اور اعلیٰ طباعتی معیار کے ساتھ وہ مختلف ایڈیشن میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ
عرفی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 041-2631204 - 2641204
فیکس 042-37244973 - 37232369
Email: maktabaislamiapk@gmail.com Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

تخریج شدہ ایڈیشن

قصص القرآن

مؤلف
مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہاروی

دو جلدوں میں دو مختلف ایڈیشن

- قرآن مجید میں مذکور انبیاء کے واقعات اور احادیث صحیحہ اور تاریخی واقعات سے ان کی تشریح
- ہر پیغمبر کے حالات قرآن عزیز کی کن کن سورتوں میں بیان ہوئے ہیں ان کو نقشے کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔
- ہر نبی کے حالات زندگی کے بعد تائج و عبر کے عنوان سے عبرت و بصیرت کے پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔

مکتبہ اسلامیہ
عرفی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 041-2631204 - 2641204
فیکس 042-37244973 - 37232369
Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ
مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

32 اجزاء سے تیار کردہ
فیصل
دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

معجون قوت دماغ زعفرانی

- ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- نظام ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر موسم اور ہر عمر کی خواتین وحضرات میں یکساں مفید
- معدہ وجگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
- مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

قیمت -/1200 روپے
وزن 600 گرام

قیمت -/650 روپے
وزن 300 گرام

اجزائی معجون

زعفران		شہد			
کشنیز		جوہر آہن			
مرچ سیاہ		بادیان			
خشخاش		گل سرخ			
اسطوخودوس		الائچی خورد			
مغز تربوز		گوند کتیرہ			
آملہ		مغز کدو			

پاکستان بھر میں
بذریعہ ڈاک
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیصل FOODS ® سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپیلز کالونی فیصل آباد

Faisal Foods

no side effects

فیصل

عرقِ نایاب

2 لیٹر

قیمت 1200 روپے

مرنا پا، گیس، بدہضمی اور بڑھے ہوئے پیٹ کا مکمل علاج

فیصل عرق نایاب

100% انتہائی مفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایسا مرکب جو جسم میں پہنچ کر فالتو چربی کو پگھلاتا ہے اور جسم کو خوبصورت اور جاذب نظر بناتا ہے۔

فیصل عرق نایاب کے فوائد

- موٹاپا کو مکمل ختم کر کے جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔
- چہرے کے کیل مہاسے، چھائیاں، پھوڑے، پھنسیوں کا قدرتی علاج۔
- جگر، معدہ، آنتوں کی سوزش، قبض، گیس، جلن، درد، بدہضمی، کھٹی ڈکاریں
- قے، پرانا بخار، گردے کے امراض، خون کی کمی اور جسمانی کمزوری کیلئے مفید۔

4 سے 7 کلو تک وزن کم کریں

پاکستان بھر کے تمام بڑے شہروں میں
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیصل Foods ® سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپیلز کالونی فیصل آباد

Faisal Foods

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذائی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تراہیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

صداع	بند نزلہ	مرگی	کڑل پڑنا	پلورسی	دل میں سوراخ	دائمی قبض	فالج
عصابہ	نکسیر	قولنج	کیرا	بلڈ پریشر	دل کے والو بند ہونا	اپینڈکس	جنون
شقیقہ	مونہہ سے بدبو	رعشہ	عظم غدد ورقیہ	کولسٹرول	بھوک بند ہونا	بھگندر	اعصابی کمزوری
سبات	رال بہنا	مالی خولیا	دمہ	انجائنا	بھوک کی زیادتی	گیس	تخدیر الاعضاء
بے خوابی	لکنت	ٹینشن	تپ دق	دل کا دورہ	السر	یوریا	ایڈز سپرمیا
خواب میں ڈرنا	نسیان	دل ڈوبنا	ٹی بی	ESR	اماس	کریٹی نن	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

الائیڈ بینک ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
الائیڈ ایزی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
04790010000692380027
میزان بینک ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
سیونگ اکاؤنٹ نمبر
7001 0101053034
عبدالکریم بھٹی
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد (داں رادھارام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور Jazz:0345-7545119, Telnor:0313-7545119

الحمد للہ

گورنمنٹ لائسنس نمبر 3968

کنفرم ایئر لائن ٹکٹ

بہترین ٹرانسپورٹ

قریب ترین رہائش

عزیزیہ

سعودی عربیہ۔ دوبئی

سنگاپور۔ تھائی لینڈ۔ ملائیشیا

کے وزٹ ویزہ جات کی معلومات حاصل کریں

ALIBTAH
PILGRIMS
FAROOQ ABAD
0332 4927741

بکنگ شروع

بفضلہ تعالیٰ
علاقہ بھر کا سب سے
پہلا گورنمنٹ سے
رجسٹرڈ شدہ ادارہ

28 21 15 یوم کے پرکشش پیکج

گذشتہ 23 سال سے آپکی خدمت میں پیش پیش

تمام ایئر لائنز کی ٹکٹیں حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

کاروان
الحدیبیہ
انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

ہیڈ آفس: بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر فاروق آباد 0300-4236407- 0333-4194280 0301-4966505- 056-3877266

برانچ آفس: میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک ستیانہ روڈ جھال فضل آباد 0321-0333-6662422 041 - 8557315

برانچ آفس: زبیر سپرے سنٹر بالمقابل علی میرج ہال منڈی موڑ دیپالپور روڈ کھڈیاں خاص قصور 0301 6837566/0301 6814942 0334 4356170/0301 4091237

وہ عیاں تھا کہ نہاں یاد نہیں

عبدالرحمٰن عاجز

لا مکاں تھا کہ مکاں یاد نہیں
وہ جہاں تھا وہ جہاں یاد نہیں

ہو گئے طور پہ موسیٰؑ بے ہوش
وہ عیاں تھا کہ نہاں یاد نہیں

دل ہے پُر شوق، نظر ہے بے تاب
تُو یہاں تھا کہ وہاں یاد نہیں

آپ اور ہم سرِ راہ ہستی
جانے بچھڑے تھے کہاں یاد نہیں

اب تو سانسوں سے بھی آنچ آتی ہے
کب سے ہوں شعلہ بجاں یاد نہیں

اشک اُمڈ آئے تو معلوم ہوا
کب اُٹھا دل سے دھواں یاد نہیں

کتنے ہنستے تھے سرِ نوکِ سناں
کتنے تھے نوحہ کناں یاد نہیں

جستجو کس کی لیے پھرتی تھی
کون تھا وردِ زباں یاد نہیں

آتشِ غم کو چھوا تھا جس دن
تجھ کو اے قلبِ تپاں یاد نہیں

تو میرے سامنے ہے سینہ سپر
کیا مری تاب وتواں یاد نہیں

تیری توصیف کرے کیا عاجزؔ
اُس کو آدابِ بیاں یاد نہیں

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257

Paigham Tv:042-37722876

الحمد للہ نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر

مسجد محمد رسول اللہ مرکز و مدینہ اہل حدیث

کو وسیع کرنے کیلئے جگہ خرید لی گئی ہے جس کی اول قسط 12 لاکھ روپے

اللہ مالک الملک کی کیا شان ہے کہ مسجد کی جگہ خریدنے کے ذریعے = جنت میں محل حاصل کرنے سے ضرورتوں کو بھی محروم نہیں رکھا چڑیا کے گھونسلے کے برابر بھی جو رضائے الٰہی کیلئے حصہ ڈالے گا۔ فرمان خداوند کے مطابق اجر پائے گا ان شاء اللہ اس مسجد میں تقریباً 750 افراد نماز ادا کر سکیں گے اور ساختہ پرداختہ بے شمار طلباء دینی تعلیم بھی بلا معاوضہ حاصل کرتے ہیں مسجد میں ایک نمازی کے نماز پڑھنے کی جگہ کی قیمت 1600 روپے ہے جسے کل جمع کر خریدنے سے بفضلہ تعالیٰ بڑی آسانی سے منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے براہ کرم خود مورچہ پر تشریف لائیں اپنے لئے اور اپنے والدین کیلئے اور اہل عیال کیلئے جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع حاصل کریں جزاکم اللہ

برانچ کوڈ 10215 اکاؤنٹ نمبر 14335374

بینک N.I.B

2014

26 دسمبر کا

ایمان افروز عظیم الشان

خطبہ جمعہ المبارک

فرقہ واریت قطعی بالاتر

موضوع: المال

آغاز خطبہ

آیئے اور ایمان بڑھایئے

بوقت 1:30 بجے دوپہر

اداکرنی کمی ساتھیوں کے وعدوں کے مطابق وہ رقم ادا نہیں ہو سکی جن احباب نے وعدے کیے ہیں وہ جلد از جلد رقم جمع کروا دیں تاکہ وقت ادائیگی پر شرمندگی نہ ہو

جامع مسجد محمد رسول اللہ اہل حدیث اہلسنت پکا برج لاہور

عظیم سکالر داعی اتحاد امت مجاہد ملت

علامہ جناب محترم مفکر اسلام

مولانا حافظ نذیر احمد ظہیر صاحب حفظہ اللہ

موضوع: عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

ارشاد فرمائینگے ان شاء اللہ

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے

احباب کیلئے کھانے کا انتظام ہوگا

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

2 جنوری کا خطبہ جمعہ

نمونہ اسلاف حضرت الحاج جناب قاری محمد حنیف ثاقب صاحب حفظہ اللہ لاہور

موضوع: اسلام میں مسجد کا مقام

6 جنوری کا خطبہ جمعہ

مفسر قرآن جناب محترم حضرت مولانا قاری محمد یونس عابد صاحب حفظہ اللہ

موضوع: علماء کا دین اسلام کا شرعی فریضہ ہے

23 جنوری کا خطبہ جمعہ

فاضل نوجوان جناب محترم حضرت مولانا حافظ شکیل احمد زیدانی صاحب حفظہ اللہ لاہور

موضوع: جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

30 جنوری کا خطبہ جمعہ

خطیب جامع جناب محترم حضرت مولانا قاری محمد سلیم ثانی صاحب

موضوع: مسجد اور نماز کا باہمی تعلق

ویڈیو ریکارڈ اور خوبصورت انداز میں پوسٹر کیلئے تشریف لائیں

عاصم پرنٹنگ پریس محمد زبیر عابد

ashrigraphic@gmail.com

خطیب جامع مسجد محمد رسول اللہ مرکز و مدینہ اہل حدیث اہلسنت پکا برج لاہور

حافظ ابو انا محمد اسلم ظہیر

سرپرست اعلیٰ ادارہ برکی ہدایہ روڈ لاہور

0301-4990566,0321-4335698,0333-4622575